ماہ و انجم

مختصر و مستند سوانح

حضرت سید امام علی شاہ، حضرت سید صادق علی شاہ
حضرت مفتی محمد مسعود شاہ رحمہم اللہ تعالیٰ

○

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے ؛ پی ایچ ڈی

مکتبہ نعمانیہ ○ اقبال روڈ ○ سیالکوٹ
(پاکستان)

Marfat.com

ذخیرہ
837

ماہ و انجم

ماخوذ از

آیات القیومیہ (سنہ ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء)

مُصنّفہ

مولانا علی احمد دھرم کوٹی

خلیفہ

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

ترجمہ و تلخیص و ترتیب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ناشر

مکتبہ نعمانیہ اِقبال روڈ سیالکوٹ

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

53583

نام کتاب ـــــــ	ماہ وانجم
مرتب ومترجم ـــــــ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
تسوید وتبیض ـــــــ	سید محمد مظہر قیوم
ماخوذہ ـــــــ	آیات القیومیہ
مصنفہ ـــــــ	مولانا احمد علی دھرم کوٹی
مخزونہ ـــــــ	کتب خانہ صاحبزادہ محفوظ حسین (بھلیر شریف ضلع شیخوپورہ)
معطیہ ـــــــ	صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری
طابع وناشر ـــــــ	مولانا محمد اشرف مجددی
مطبع ـــــــ	زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
اشاعت ـــــــ	اوّل
طباعت ـــــــ	۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء
تعداد ـــــــ	دو ہزار / ۲۰۰۰
قیمت ـــــــ	ساڑھے سات روپے
کتابت ـــــــ	(ادارۂ کتابت) محمد اسلم کیلانی

ملنے کا پتہ

مکتبہ نعمانیہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ

Marfat.com

837

انتساب

شیرِ ربّانی میاں شیر محمد شرقپوری
کے
نام

☆ ——— جس کی آمد آمد کی بشارت ایک صدی قبل سُنا دی گئی۔

☆ ——— جس کا مولد خوشبوؤں سے مہک رہا تھا۔

☆ ——— جس نے آنکھ کھولی تو کائنات کے ذرّے ذرّے میں اسم ذات کا مشاہدہ کیا

☆ ——— جو کھیل کود سے بیزار تھا اور اسم ذات کا شیدائی۔

☆ ——— وہ جب لکھتا "اللہ" ہی لکھتا، اس کو اللہ سے بڑا پیار تھا۔

☆ ——— جو لڑکپن سے ذکر کا رسیا تھا، ساتھیوں کے ساتھ جب ذکر کرتا در و دیوار لرزنے لگتے۔

☆ ——— وہ تقوٰی شعار تھا ——— قدم قدم پر رضائے الٰہی کو سامنے رکھتا تھا۔

☆ ——— جس کا کوئی سانس، کوئی لمحہ یادِ الٰہی سے خالی نہ تھا۔

☆ ——— جو قرآن سنتا تو وجد میں آجاتا ——— محبت الٰہی میں کھو جاتا۔

☆ ——— وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق و فدائی تھا۔

☆ ——— وہ محمدی المشرب تھا ——— آئینہ مصطفٰے میں اپنی شکل و صورت سنوارتا تھا۔

☆ ——— وہ سنت مصطفوی کا پاسدار تھا ——— وہ محبت نبوی کا محافظ تھا۔

☆ ——— ایسا باحیا جب گھر سے نکلتا تھا منہ چھپا لیتا کہ غیر محرم پر نظر نہ پڑ جائے

Marfat.com

☆ ــــــــ جس کی حیا کے سامنے دوشیزاؤں کی حیا، ہیچ نظر آنے لگی۔

☆ ــــــــ عجز و انکسار جس کی فطرت ثانیہ تھی ــــ جس سے ملتا جھک کر ملتا ــــ سب کچھ تھا مگر خود کو کچھ نہ سمجھتا تھا۔

☆ ــــــــ جس نے نماز باجماعت کا وہ اہتمام کیا کہ باید و شاید۔

☆ ــــــــ جو کچھ آتا خدا کی راہ میں لٹا دیتا ــــ اپنے پاس کچھ نہ رکھتا۔

☆ ــــــــ جس نے اپنی عادتوں کو سنت کے سانچے میں ڈھالا۔

☆ ــــــــ جو سادہ رفتار، سادہ گفتار، سادہ اطوار تھا ــــ اور تکلف سے بیزار

☆ ــــــــ جو حق گو اور بیباک تھا ــــ بڑے سے بڑا دنیا دار بھی اس کی نظر میں نہ جچتا تھا۔

☆ ــــــــ بڑا مہمان نواز ــــ مہمانوں کو خود کھلاتا، اُن کے ہاتھ دُھلاتا ان کی خدمت کر کر کے خوش ہوتا۔

☆ ــــــــ جس کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا۔

☆ ــــــــ جس کو دیکھ کر دنیا فراموش ہو جاتی تھی۔

☆ ــــــــ جو سختیاں جھیل کر حاجت مندوں کی حاجت پوری کرتا تھا۔

☆ ــــــــ جو خود بھوکا رہتا ــــ غریبوں کو کھلا کھلا کر خوش ہوتا۔

☆ ــــــــ جس کا طریقہ ــــ سلفِ صالحین کا طریقہ تھا۔

☆ ــــــــ جس نے خلاف شرع باتوں کو اپنے ہاتھوں سے مٹایا۔

☆ ــــــــ جو ایمان کامل کا مرقع تھا ــــ جو مجاہد وقت تھا۔

☆ ــــــــ جس نے ہر آن تبلیغ دین کا فریضہ ادا کیا۔

☆ ــــــــ جس نے اجڑے ہوئے دلوں کو بسایا۔

☆ ــــــــ جس نے اجڑے ہوئے چہروں کو سجایا۔

Marfat.com

837

☆ ——— جس نے چوروں کو اہل اللہ بنایا۔

☆ ——— جس نے ڈاکوؤں کو واصل باللہ بنایا۔

☆ ——— جس کی نگاہ پڑتے ہی ایمان کی چنگاریاں سلگنے لگتیں۔

☆ ——— جس کی توجہ کاملہ نے ہزاروں کے دل بدل دیئے۔

☆ ——— جس کے دست شفا نے ہزاروں کے چہرے چمکا دیئے۔

☆ ——— جو صاحبِ کشف تھا ——— حال میں مستقبل کا نظارہ کر لیتا۔

☆ ——— جو صاحب انفاس تھا ——— رضائے الٰہی اس کی دعا کے ساتھ چلتی

☆ ——— جس نے ایسی مریدی کی کہ "مراد" بن گیا۔

☆ ——— جس کی نسبت کاملہ نے ایسا عروج بخشا کہ آج تک اس کے در سے دریائے فیض رواں دواں ہے۔ ہاں ع

جام پہ جام لائے جا، شانِ کرم دکھائے جا!

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

باسمہ تعالیٰ

تقدیم

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے فرزند و جانشین، مفسر قرآن حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ اور آپ کے شیوخ و خلفاء کے مستند حالات زندگی کم یاب تھے ان حضرات کی سوانح کا اہم ماخذ آیات القیومیہ (۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء) عرصۂ دراز سے مفقود تھا بلکہ خیال یہ تھا کہ شاید یہ خزینۂ معلومات ۱۹۴۷ء کے ملک گیر فسادات میں تلف ہو گیا چنانچہ حضرت سید صادق علی شاہ کے پوتے مولانا منظور احمد مکان شریفی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

"آیات القیومیہ غیر مطبوعہ تھی، اگست ۱۹۴۷ء میں اس کتاب کا اصل نسخہ جو مصنف کے اپنے قلم کا تھا اور دوسرا جو میاں شیر محمد شرقپوری نے سید نورالحسن سے لکھوا کر بھیجا تھا اور امرتسر میں قاضی قائم الدین کی تحویل میں تھا۔ امرتسر ہی میں تلف ہو گیا۔[۱]"

لیکن مدت مدید کے بعد یہ معلوم ہو کر بے حد مسرت ہوئی کہ اس کا ایک قلمی نسخہ حضرت صادق علی شاہ صاحب کے پر پوتے حضرت صاحبزادہ محفوظ حسین صاحب مدظلہ العالی کے کتب خانے (بھلیر شریف ضلع شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان) میں موجود و محفوظ ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری زید لطفہ نے اس کو حاصل کرنے کے سعی بلیغ فرمائی

---

[۱] حاشیہ قلمی مرآۃ المحققین، مطبوعہ لاہور، ص ۴۰ مکتوبہ مولانا منظور احمد مکان شریفی۔

Marfat.com

اور بالآخر آیات القیومیہ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی حاصل کر کے ۱۹۸۳ء کے اوائل میں راقم کو عنایت فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آیات القیومیہ کا زیر نظر نسخہ فارسی میں ہے اور بڑے سائز کے کل ۴۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ چند صفحات غائب بھی ہیں۔ کیونکہ اس نسخے کے مجموعی صفحات ۵۱۰ تھے۔ یہ کتاب ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء کی تصنیف ہے جو حضرت امام علی شاہ کے خلیفہ مولانا احمد علی دھرم کوٹی نے تصنیف فرمائی ہے مولانائے موصوف بقول خود حضرت امام علی شاہ کے دامن سے ۳۲ سال وابستہ رہے یعنی ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء سے ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء تک۔ ——— ان کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عالم و فاضل اور صاحب فکر و نظر تھے۔ ایک معاصر تذکرہ نگار مرزا محمد ظفر اللہ خان اپنی ایک تالیف میں آپ کو ان القاب سے یاد کرتے ہیں:۔

> واقف معقول و منقول، مبدع علم معانی، خسرو اقلیم خوش بیانی، آفتاب ہدایت، خورشید افادت، مسند نشین بزم سخنوری، رشک افزائے خاقانی و انوری[1]

جب سوانح لکھنے والے نے صاحب سوانح کی صحبت میں ۳۲ سال گزارے ہوں اور وہ عالم و عارف بھی ہو تو کوئی وجہ نہیں جو اس کی نگارشات کو مستند نہ سمجھا جائے اس لئے راقم کے نزدیک حضرت امام علی شاہ اور آپ کے اسلاف و اخلاف کے حالات پر آیات القیومیہ ایک مستند ترین مآخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

آیات القیومیہ مقدمہ کے علاوہ مندرجہ ذیل ابواب پر مشتمل ہے:۔

---

[1] محمد ظفر اللہ خان شجرہ انساب پیران طریقہ نقشبندیہ مجددیہ خاندان جناب سید امام علی شاہ، مطبوعہ مطبع آئینہ سکندری ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۹ء ص ۵

Marfat.com

پہلا باب

دربیان حکمت بعثت وارسال انبیاء ورسل

دوسرا باب

دربیان شرافت مقام ولایت وذکر درجات

تیسرا باب

دراستمرار امت دولت ونعمت وولایت تاقیام قیامت

چوتھا باب

دربیان ارادت، آوردن وبیعت کردن بہ مشائخ

اززمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ یومنا ہذا

پانچواں باب

دراثباتِ علم باطن

چھٹا باب

درذکر خواجگان نقشبندیہ مجددیہ من اوّلہا الیٰ آخرہا

ساتواں باب

درذکر آباؤ اجداد حضرت خواجہ، تاریخ ولادت آنحضرت الخ

آٹھواں باب

درذکر خلفاء کبار واصحاب نامدار

ابواب کی فہرست سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ آیات القیومیہ ایک مبسوط کتاب ہے۔ اس کے ترجمے اور کتابت واشاعت کے لئے ایک مدّت درکار ہے اگر توفیق الٰہی شامل حال رہی تو یہ فرض بھی ادا کیا جائے گا، سردست مندرجہ ذیل حضرات کے حالات منتخب کرکے اس کا اردو ترجمہ اور خلاصہ تیار کیا گیا ہے جو "ماہ وانجم" کے عنوان سے پیش کیا جارہا ہے۔

Marfat.com

۱۔ حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

۲۔ حضرت سید صادق علی شاہ مکان شریفی

۳۔ حضرت مفتی محمد مسعود شاہ دہلوی

اس کے علاوہ اس مجموعہ میں بعض مشائخ کا منتخب نعتیہ، مدحیہ اور غزلیہ کلام بھی شامل کیا گیا ہے۔

حضرت سید امام علی شاہ کا سلسلہ طریقت، حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے بعد مندرجہ ذیل واسطوں سے مربوط ہے۔

۱۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۷۹ھ / ۱۶۶۸ء)

۲۔ حضرت خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۲۷ھ / ۱۷۱۴ء)

۳۔ حضرت شیخ محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۰ء)

۴۔ حضرت شیخ محمد زکی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۴۳ھ / ۱۷۳۰ء)

۵۔ حضرت شیخ محمد مظہری سندھی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۴۹ھ / ۱۷۳۶ء)

۶۔ حضرت شاہ محمد زمان سندھی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء)

۷۔ حضرت حاجی احمد دمائی سندھی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء)

۸۔ حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء)

حضرت امام علی شاہ سے وابستہ مشائخ کرام کی خانقاہیں پاک وہند کے مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس موضوع پر تحقیق کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب قلم اس طرف متوجہ ہوں۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اس شاخ کے جن مشائخ نے اس سلسلے کو فروغ بخشا ان میں راقم کے علم کے مطابق یہ حضرات نمایاں نظر آتے ہیں۔

۱۔ حضرت سید صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (مکان شریف، بھارت)

۲۔ حضرت مفتی محمد مسعود شاہ رحمۃ اللہ علیہ (دھلی، بھارت)

Marfat.com

۳ - حضرت مولانا شیر محمد خان رحمۃ اللہ علیہ	(جے پور، بھارت)
۴ - حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ	(شرقپور، پاکستان)
۵ - حضرت شاہ محمد رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ	(الور، بھارت)
۶ - حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ	(شرقپور، پاکستان)
۷ - حضرت مولانا ارشاد علی الوری رحمۃ اللہ علیہ	(کوٹہ بوندی، بھارت)
۸ - حضرت مولانا ہدایت علی جے پوری رحمۃ اللہ علیہ	(جے پور، بھارت)
۹ - حضرت مولانا منظور احمد مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ	(ساہیوال، پاکستان)
۱۰ - حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ	(دہلی، بھارت)
۱۱ - حضرت صاحبزادہ محفوظ حسین دامت برکاتہم العالیہ	(بھلیر شریف، پاکستان)
۱۲ - حضرت علامہ مفتی محمد محمود احمد الوری مدظلہ العالی	(حیدرآباد سندھ، پاکستان)
۱۳ - حضرت مولانا مفتی محمد مظفر احمد رحمۃ اللہ علیہ	(دہلی، بھارت)
۱۴ - حضرت مولانا مفتی محمد مشرف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	(دہلی، بھارت)
۱۵ - حضرت مولانا اخلاق حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ	(احمد آباد، بھارت)
۱۶ - حضرت مولانا مظفر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	(کراچی، پاکستان)
۱۷ - صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی	(شرقپور شریف، پاکستان)
۱۸ - مولانا حافظ قاری سید حفیظ الرحمٰن مدظلہ العالی	(بہاول پور، پاکستان)
۱۹ - مولانا مقبول الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	(سیوہارہ، بھارت)
۲۰ - مولانا محمد عثمان سیفی مدظلہ العالی	(ٹونک، بھارت)
۲۱ - مولانا حمید الدین حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ	(گنگور شریف، بھارت)

Marfat.com

یہ تو اس آسمان معرفت کے چند آفتاب و ماہتاب اور ستارے ہیں، نہ معلوم کتنے نگاہوں سے پوشیدہ ہوں گے ــــــ اس میں شک نہیں کہ حضرت سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، آپ کی اولاد امجاد، خلفاء کبار اور ان کے احفاد و اخلاف پر سیر حاصل لکھنے کی ضرورت ہے۔ دور جدید کا قاری، دور قدیم کے قاری سے مختلف ہے۔ اس لئے اس کے مزاج کو دیکھتے ہوئے عقیدت مندانہ نہیں بلکہ تکلفات سے مبرا حقیقت پسندانہ طرز اختیار کرنا چاہیئے تاکہ باتیں دل میں گھر کرتی چلی جائیں اور ایک انقلاب محسوس ہونے لگے۔

حضرت سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ عالیہ علم و دانش کا سلسلہ ہے، یہ عام خانقاہوں سے مختلف ہے، اس سلسلے میں اہل علم اور اہل دل دونوں کے لئے بہت ہے ــــــ اس سلسلہ عالیہ سے منسلک حضرات کو چاہیئے کہ قدم آگے بڑھائیں اور علمی سطح پر جو کچھ کر سکتے ہیں کریں، امور معاش میں اس قدر منہمک ہونا کہ امور معاد کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت نہ ملے، نہایت ہے نامناسب ہے، اس طرز عمل پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔

مولیٰ تعالیٰ ہم کو اہل اللہ کے دامن سے وابستہ رکھے کہ ان کے نقوش قدم ہی کو قرآن کریم نے "صراط مستقیم" سے تعبیر کیا ہے۔ اس پر چلنے اور اس کی آرزو کرنے کی تلقین فرمائی ہے ــــــ حضرات اہل اللہ کی باتیں احزاب و شخصیات کی باتیں نہیں۔ یہ عین اسلام کی باتیں ہیں۔ بلاشبہ ان کی رہنمائی کے بغیر صراط مستقیم کا ملنا مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم

آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم ــــ!

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

پرنسپل

گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ، سندھ

۲۳ر شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ

۱۷ر مئی ۱۹۸۳ء

فہرس عکس

۱۔ عکس روضۂ مبارک

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

و

حضرت سید صادق علی شاہ مکان شریفی

۲۔ عکس مزار مبارک

فقیہہ الہند حضرت مفتی محمد مسعود شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ عکس مراٰۃ المحققین ۴۱ تا ۴۳۔

مصنفہ

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

۴۔ عکس تفسیر صادقی ۵۶ تا ۵۸

مصنفہ

حضرت سید صادق علی شاہ مکان شریفی

۵۔ عکس فتاوٰی مسعودی

مصنفہ ۶۵ تا ۶۶

فقیہہ الہند حضرت مفتی محمد مسعود شاہ دہلوی

۶۔ عکس آیات القیومیہ ۷۰ تا ۷۱

مصنفہ

مولانا احمد علی صاحب دھرم کوٹی۔

Marfat.com

فہرس

مدائح و مناقب

۱۵ تا ۱۹

☆ ———— حضرت شاہ حسین سرمست علیہ الرحمہ ۱۵

نعت شریف

☆ ———— حضرت شاہ حسین سرمست علیہ الرحمہ ۱۶

منقبت در مدح

ابو حنیفہ ثانی حضرت حاجی احمد دمائی سندھی

☆ ———— مولانا نور احمد تخت ہزاری ۱۷

قصیدہ در مدح

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

☆ ———— مولانا نور احمد تخت ہزاری ۱۹

منقبت در مدح

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

Marfat.com

سیرت وسوانح

☆ ——— حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ
شیخ طریقت ۲۲
حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ
☆ ——— حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ
شیخ طریقت
مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۴۴
☆ ——— فقیہ الہند حضرت مفتی محمد مسعود شاہ علیہ الرحمہ
شیخ طریقت
حضرت مولانا شاہ محمد رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ ۵۹
اختتامیہ

Marfat.com

نعت شریف

از حضرت شاہ حسین قدس سرہ العزیز (۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء)

ہستم سگِ جنابت یا سید المدینہ | از جان فدا نجاکت یا سید المدینہ

مسکین و مستمندم، مظلوم و درد مندم | سوزندہ چوں سپندم یا سید المدینہ

درمرض حرص جانم شد مبتلا چنانم | چارہ ازو ندانم یا سیّد المدینہ

بیحد گنہ گارم، جائے اماں ندارم | شرمندہ شرمسارم یا سیّد المدینہ

بہر دوا دویدم، درحضرت رسیدم | چارہ دگر ندیدم یا سیّد المدینہ

یا ہادیٔ ہدایت، یا شاہ ذوالعنایت | دل وجان من فدایت یا سیّد المدینہ

یا شاہِ کون و امکان دست کرم بیفشاں | از قید نفس برہاں یا سیّد المدینہ

ہستم سگ سگانت، مشتاق آستانت | مسکین مدح خوانت یا سید المدینہ

دیگر سرم فدایت یا بم شرف لقایت | باشم حضور پایت یا سید المدینہ

عرض حسین مسکین بپذیر یا شہ دیں

کن کرم، حال ما بیں یا سیّد المدینہ

چوں بمدینہ معطرہ نزدیک رسیدہ اند بمجرد ملاحظہ آثار روضہ معطرہ نعرہا زدو بے ہوش افتادہ دور گرداب زیارت روضۂ مطہرہ و مسجد نبوی زماں زماں از خود رفتہ بہ خاک غلطیدند۔

(آیات القیومیہ، قلمی، ص ۲۰۲-۲۰۳)

Marfat.com

منقبت در مدح حضرت حاجی احمد قدس سرہ

از

حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ

ز جام احمدی گر باز یک جرعہ بکام رفتہ — ہمائے اوج لاہوتی ہماں ساعت بدام رفتہ

شدم من مست مدہوشی ز جرعہ جام او یارب — الٰہی جرعۂ جام او دمادم در بکام رفتہ

بیا اے ساقی وحدت بجامے سرفرازم کن — مہم وصل محبوبم ازیں در انصرام رفتہ

عجب سریست اے یاراں شدن مدہوش عشقش — ہر آنکو مست شد زیں مے بشرب مے مدام رفتہ

ز وصف ساغر مستش بوہم کے رسد یارب — حدیث ذوق او از ما بگفتن کے تمام رفتہ

بشرب مست وحدت او بیا شاد بکن اے سرمست

دریں عشرت را یارب ہمیشہ صبح و شام رفتند

(آیات القیومیہ، قلمی، ص ۱۹۴)

Marfat.com

قصیدہ

در مدح حضرت سیّد امام علی شاہ

از

مولانا نور احمد تخت ہزاری

خلیفۂ حضرت سیّد امام علی شاہ

(منتخب اشعار)

غلغلۂ لا الٰہ الاّ اللہ — ہر طرفہا شنیدہ ام کہ مپرس
از جنوب و شمال شرق و غرب — نورِ حق را بہ دیدہ ام کہ مپرس
لن ترانی کجاست اے یاراں؟ — دہو معلم بدیدہ ام کہ مپرس
طور سینا شدہ چو سینۂ من — زد کلامے شنیدہ ام کہ مپرس
نغمہ ہائے نفخت من الروحی — از کلامش شنیدہ ام کہ مپرس
نقشبند باسم الاّ اللہ — مرشد پاک دیدہ ام کہ مپرس
سرمۂ دیدۂ اولی الابصار — وہ چہ نورے بدیدہ ام کہ مپرس
شہرۂ حسن اوست در ہمہ ملک — وہ چہ شاہد گزیدہ ام کہ مپرس
حسن افزائے روئے مطلع فجر — وہ چہ شمس بدیدہ ام کہ مپرس
مسند آرائے کارگاہ الست — وہ چہ غوثے گزیدہ ام کہ مپرس
پُر کن کاسۂ تہی دستاں — وہ چہ شاہے گزیدہ ام کہ مپرس

Marfat.com

شاہ باز مقامِ او اَدنیٰ	وہ چہ عنقا گزیدہ ام کہ مپرس
مومیائیٔ دہِ شکستہ دلاں	وہ چہ طبیبے گزیدہ ام کہ مپرس
نقشبند نگار خانۂ دل!	وہ چہ شیخے گزیدہ ام کہ مپرس
زینت افزائے باغ عالم انس	وہ چہ خواجہ گزیدہ ام کہ مپرس
نکتۂ معرفت زگلشنِ راز	وہ چہ رہبر گزیدہ ام کہ مپرس
طوطیٔ نور باغِ مصطفوی!	گل حسنین دیدہ ام کہ مپرس
عندلیب زباغ مرتضوی!	جگر زہرہ دیدہ ام کہ مپرس
نو نہالِ زگلشن احمد	جان معصوم دیدہ ام کہ مپرس
مورد نص آیت تطہیر	قطبِ کامل گزیدہ ام کہ مپرس
آیت از نصوص خالق پاک	مصحف نو گزیدہ ام کہ مپرس
پیشوائے صفوف عالم پاک	شبلیٔ وقت دیدہ ام کہ مپرس
گوہرے از فصوص حکمتِ حق	محی دیں پدیدہ ام کہ مپرس
زلف آرائے مسند لولاک!	وہ چہ پیرے گزیدہ ام کہ مپرس

(آیات القیومیہ، قلمی ص ۳۸۱)

نوٹ: یہ قصیدہ مبارک ۸۸ اشعار پر مشتمل ہے: جو آیات القیومیہ کے صفحات ۳۸۰ تا ۳۸۲ پر پھیلا ہوا ہے۔

Marfat.com

منقبت

درمدح حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

از

مولانا نور احمد تخت ہزاری

(منتخب اشعار)

(۱)

خنجر زن ملک ماسوا را
اخگر زن رخت ماسوا را

ہر جگر ز عشق تو کباب است
ہر نکتہ ز قول تو کتاب است

آں سینہ کہ عشق از تو دارد
مست است جہاں خبر ندارد

واں جبہہ کہ سکہ از تو دارد
پروائے بجز خدا ندارد

یغماگر ملک ماسوا را!
غارت گر رخت ماوراء را

حقا کہ بملک لا مکانی
چو مثل تو نیست شیخ ثانی

بگرفت بخلق وحشیاں را
لب بستہ بعقل زیرکاں را

فیضش بدل خدا پرستاں
چوں نغمہ بگوش مستاں

ایں ساقی و ایں شراب ایں دیر
واللہ کہ ندیدہ ام جز ش غیر

حقا بہ بزم رشد و ارشاد
کس نیست بمثل تو در ایجاد

شانت ہمہ نشان بے نشانیست
او جت بمکان لامکانی است

علم از تو گرفت زیب و زینت
علم از تو گرفت قرب و عزت

Marfat.com

دیں از تو گرفت خلعت نو　　جو داز تو گرفت پرتو نو
دیں شہرۂ رشد تو بد واراں　　چوں سورۂ شمس بین القرآن
تیر نظرت بصید بازی　　در صحن دل چو اسپ تازی
نظر تو کہ ہر طرف بیاید　　از جُملہ جہاں دل رباید
بالفرض اگر یزید آید　　از نظر تو بایزید شاید
نظر لطف تو عین ناز است　　نازے کہ در و سہ صد نیاز است
از تیر نظر گرفت جانہا!　　وز خلق آباد خانما ہا

(آیات القیومیہ، قلمی، ص ۳۸۷)

Marfat.com

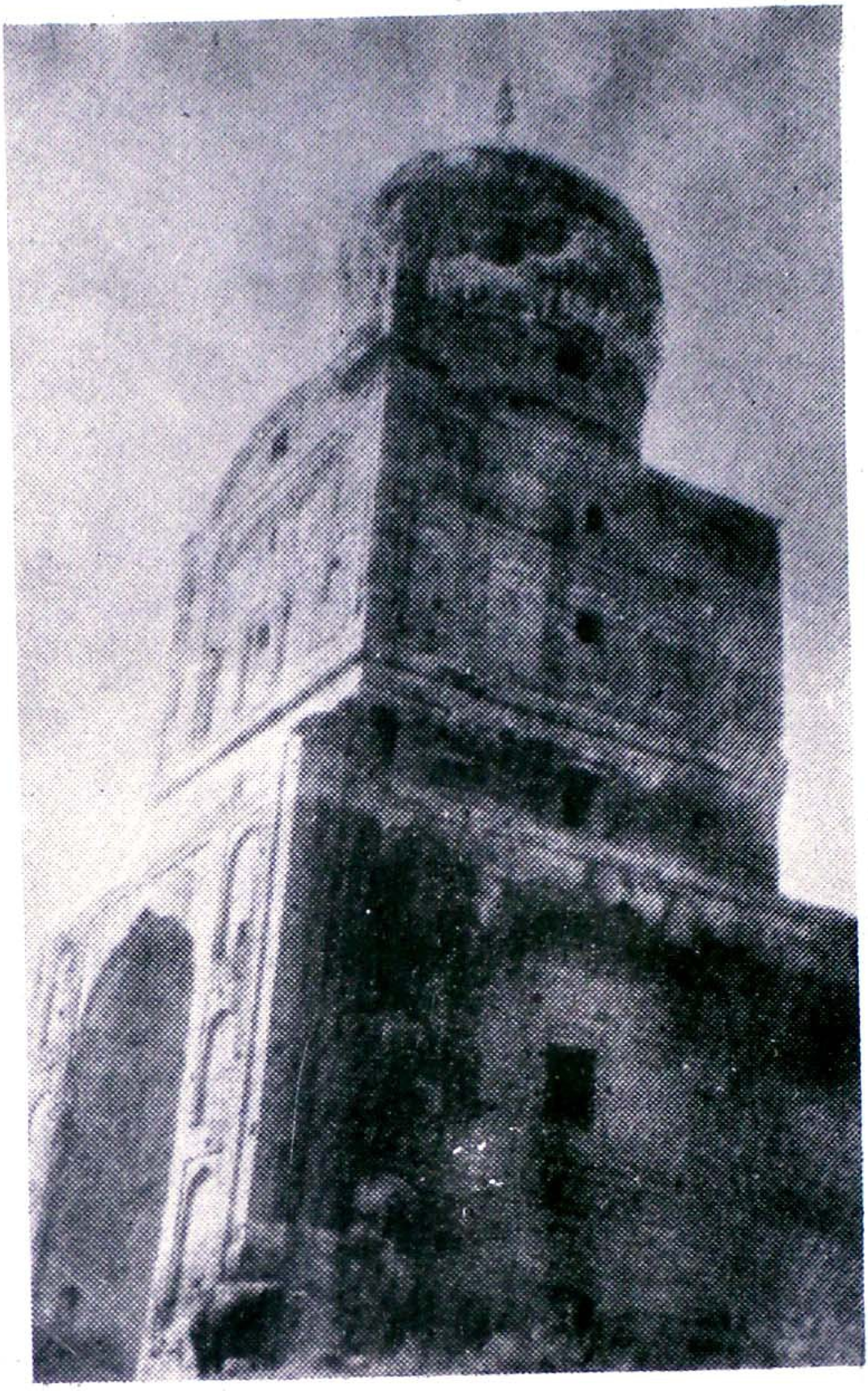

مزار مُبارک حضرت سیّد امام علی شاہؒ و سیّد صادق علی شاہ رحمہما اللہ تعالیٰ مکان شریف

Marfat.com

Marfat.com

ماہ وانجم

ماخوذاز

آیات القیومیہ (۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء)

مُصنّفہ

مولانا احمد علی دھرم کوٹی

خلیفہ

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

ترجمہ وتلخیص وترتیب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

Marfat.com

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ
شیخ طریقت حضرت بابا امیر الدین علیہ الرحمہ

حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق خانوادۂ سادات سے تھا، آپ کے جدِ اعلیٰ حضرت سید دانیال حجاز سے ہجرت کر کے بغداد شریف کی نواحی بستی سامرہ میں آکر آباد ہوئے ۸۳۶ھ / ۱۴۱۸ء میں بغداد سے ہندوستان تشریف لائے اور دھلی میں سکونت اختیار کی یہیں آپ کی شادی بھی ہوئی۔ کچھ عرصے کے بعد اپنے ایک صاحبزادے سید خواجہ کو لے کر دہلی سے پنجاب تشریف لائے اور یہاں مکان شریف (موضع رتر چھتر، ضلع گورداسپور، پنجاب، بھارت) میں مستقل قیام فرمایا۔ ۹۰۴ھ / ۱۴۹۸ء میں آپ کا انتقال ہوا — آپ کے پرپوتے سید شاہ محمد (ابن سید عارف ابن سید ابو المعالی) ۱۰۸۶ھ / ۱۶۷۵ء میں پیدا ہوئے، اپنے وقت کے جلیل القدر عالم و عارف تھے، ۱۱۸۰ھ / ۱۷۶۶ء میں آپ نے انتقال فرمایا۔ آپ کے پرپوتے سید حیدر علی شاہ (ابن سید فرزند علی ابن سید لطف کریم) حضرت سید امام علی شاہ کے والد ماجد تھے، ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء میں آپ نے انتقال کیا۔[۱]

حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت مکان شریف میں ۱۲۱۱ھ (۱۷۹۶ء) میں ہوئی آپ کے والد بزرگوار میر سید حیدر علی شاہ کا آپ کے بچپن ہی میں انتقال ہو گیا۔ چنانچہ آپ زیادہ عرصے تک نانا نانی کے گھر رہے جو بہت ہی خوشحال تھے بعض فارسی کتابیں مولانا فقیر اللہ دھرم کوٹی سے پڑھیں اور چونکہ آپ کے آباؤ اجداد فن طب میں مہارت رکھتے تھے اس لئے آپ نے اس فن کی کتابیں "سر آمدِ حکماء" حافظ محمد رضا سے پڑھیں اور

---

[۱] یہاں تک حالات ایک معاصر تذکرہ نگار، شیخ محمد ظفر اللہ خاں کی کتاب "تذکرۂ بے مثل راجگان راجور" سے بحوالہ ذکر مبارک مطبوعہ لاہور، ص ۷۷ انقل کئے گئے ہیں تاکہ حالات مکمل ہو جائیں۔ مسعود

53583

Marfat.com

بہت سی کتابیں مولانا نور محمد چشتی سے بھی پڑھیں آپ نے اپنی جودت طبع کی وجہ سے اپنے ہم سبقوں پر سبقت حاصل کر لی اور یہ بات بہت مشہور ہو گئی۔ آپ نے اپنی فکر رسا کی وجہ سے شعر گوئی میں اس حد تک کمال پیدا کر لیا کہ فی البدیہہ اشعار کہتے تھے۔ انہی ایام میں آپ کسی کے گرویدہ ہو گئے۔ اور اس سے ظاہری مفارقت کی وجہ سے بہت ہی مغموم رہنے لگے۔ اسی شدت اضطراب میں حضرت شیخ العالم شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کی نظر آپ پر پڑی اور آپ نے اضطراب سے چھٹکارا حاصل کیا۔ اور اس کی تقریب یہ ہوئی کہ جب حضرت شاہ حسین نے آپ کے اندر استعداد اور قابلیت ملاحظہ فرمائی تو مرید کرنے سے پہلے آپ سے دریافت کیا۔ "بیٹے کون سی کتاب پڑھتے ہو؟" ابھی آپ جواب دینے بھی نہ پائے تھے کہ خود فرمایا۔ اعتقاد و عمل اور روحانی قوت کیلئے مثنوی شریف کا مطالعہ بہت ہی خوب ہے۔" چنانچہ حضرت امام علی شاہ نے اسی روز مثنوی شریف کا مطالعہ شروع کیا۔ دوسرے روز حضرت شاہ حسین نے اپنے پاس بلایا اور مثنوی شریف کے پہلے شعر کی تشریح فرمائی۔ اسی روز سے آپ کا دل چاہنے لگا کہ آپ سے مثنوی شریف کا سبق پڑھا جاتے۔ آپ مثنوی شریف کی ایسی تشریح فرماتے تھے کہ سننے والے کو سننے کی تاب و طاقت نہ رہتی۔ بہر حال ابھی آپ نے چند ورق ہی پڑھے تھے کہ حضرت شاہ حسین، جامع شریعت و طریقت حضرت حافظ محمود صاحب سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اس وقت حافظ صاحب کیٹری کھریالی کے نواح میں سفوال کے مقام پر مقیم تھے۔ اس سفر میں حضرت امام علی شاہ بھی ساتھ رہے اور عجیب و غریب باتیں مشاہدہ میں آئیں جب حضرت امام علی شاہ نے یہ دیکھا کہ حضرت شاہ حسین کی خانقاہ کے بہت سے مریدین و معتقدین آپ سے دعا کی درخواست کر رہے ہیں تو آپ نے بھی دعا کی درخواست کی حافظ محمود صاحب نے جواباً فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے پیر و مرشد کی محبت عطا فرمائے"۔ یہاں اشارہ حضرت شاہ حسین کی طرف تھا۔ آپ کی دعا کی برکت سے حضرت شاہ حسین سے اتنی شدید محبت

Marfat.com

ہو گئی کہ بغیر آپ کو دیکھے چین نہ آتا تھا۔

حضرت امام علی شاہ نے سولہ برس کی عمر میں اپنے استاد مولانا جان محمد چشتی کے ہمراہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر حاضری دی یہاں ایک منجم نے پیش گوئی کی :۔

"آپ کے ہی رشتے داروں میں[1] ایک سن رسیدہ بزرگ سے آپ کو بہت ہی زیادہ فائدہ پہنچے گا۔"

"اس وقت حضرت امام علی شاہ کو یقین ہوگیا کہ یہ پیر بزرگ حضرت شاہ حسین ہی ہیں کیونکہ آپ حضرت امام علی شاہ صاحب کے جدی رشتہ دار ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت امام علی شاہ نے نہایت ہی اخلاص کے ساتھ بیعت کی درخواست کی پہلی بار استخارے کا اشارہ فرمایا، کچھ دن گذر جانے کے بعد جب دوسری بار عرض کیا تو فرمایا کہ اب استخارے کی ضرورت نہیں اور شرف بیعت سے مشرف فرمایا۔ ریاضات، مجاہدات کے بعد آپ سے فرمایا :۔

"صفوت وقدسِ جبرئیل، خلّتِ ابراہیم، شوقِ موسیٰ، طہارتِ عیسیٰ اور محبتِ مصطفیٰ (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) اگر تجھ کو دیں تو خبردار اس پر راضی نہ ہونا اور اس سے زیادہ کی آرزو کرنا کہ اس سے زیادہ بہت کچھ ہے۔ صاحب ہمت بنے رہو اور سرِ ہمت کبھی نیچا نہ کرو۔"

حضرت شاہ حسین کی نظرِ فیض گستر نے وہ کچھ دیا کہ بہت کم لوگوں کو دیا ہوگا۔ اور وہ کچھ عطا کیا جو بہت کم لوگوں کو عطا ہوا ہوگا۔ آپ اپنے پیر کامل کے آئینہ جمال بن گئے بلکہ خود پیر کامل بن گئے۔

---

[1] حضرت امام علی شاہ کے شیخ طریقت حضرت شاہ حسین، حضرت امام علی شاہ کے پردادا سید لطف کریم کے بھائی سید کرم کریم کے بیٹے تھے۔ اس طرح رشتہ کے دادا ہوئے۔ مسعود

Marfat.com

آپ جامع صفات حسنہ تھے۔ علم وعمل، اتباع واستقامت، تربیت وتسلیکِ مریدین ناقصوں کی تکمیل، فقراء وغرباء پر شفقت ومہربانی، حسن خلق، تواضع ومسکنت، عفو ودرگزر، چشم پوشی وشفقت، ایثار وانعام، اکرام واحسان وعفت، زہد وورع و تقویٰ، طاعت وعبادت وعبودیت، جوع وفاقہ، تحمل وبردباری، خشوع وخضوع، حلم ورضا، صدق وحیا، صبر وسکوت، بذل وجود وسخاوت، خشیت وخوف ورضا، ریاضت ومجاہدات، قناعت ومداومت ومعاونت، تجرید وتفرید وتوحید، تہذیب ووقار، مدارات ومواسات، عنایت ورعایت، شفقت وشفاعت، کرم و تفقد، شکر وذکر وفکر، احتشام واحترام، رقبت وغیرت، عبرت وبصیرت، معرفت وحقیقت، تسلیم وتفویض، توکل وتبتل، یقین وایقان، غنا واستغناء — آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی وارث اور اپنے شیخ کے رازدار ونائب مناب ہوگئے

آپ فرماتے تھے کہ حضرت شاہ حسین کا فیض ہمیشہ جاری رہتا تھا اور جس کو آپ چاہتے اپنی نسبت عالیہ کے انوار میں غرق کر دیتے۔ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ ابتدائی زمانے میں سنوال سے واپسی کے وقت جب آپ ایک ولیہ خاتون کے گھر اُترے تو اسی روز رات کو حضرت شاہ حسین کی ایسی کیفیت ہوئی کہ کبھی نہ دیکھی گئی وجد اور جوش وخروش میں آگئے اور صبح تک اسی کیفیت استغراق میں رہے جب رات گذری اور صبح ہوئی تو آپ کے مخلصوں میں سے ایک شخص (جو اس قصبے میں رہتا تھا) خدمت میں حاضر ہوا، اُس سے آپ نے فرمایا کہ آج رات تو ہمارے پاس ہوتا تو تیرا کام مکمل ہوگیا ہوتا۔ چونکہ میں اس وقت تک بیعت نہ ہوا تھا اور "وقت آمد" کی حقیقت سے ناآشنا تھا تو یہ باتیں سن کر مجھے اس بات پر افسوس ہوا کہ رحمت کی اس گھڑی کو تو نے کیوں ضائع کر دیا۔ چنانچہ اس تلاش میں رہا کہ سفر وحضر میں ایسا وقت پھر آجائے۔ بیعت ہونے کے بعد اگرچہ حضرت شاہ حسین نے بہت سے انعام واکرام سے نوازا لیکن اس کے باوجود میرا ذہن اسی سوچ میں رہتا کہ کب

Marfat.com

وہ وقت خاص آئے اور میں مستفیض ہوں یہاں تک کہ پندرہ سال کے بعد پھر وہ وقت آیا اور قصبہ کہنوڑہ کے سفر میں اس وقت خاص کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا جس کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہا۔ آپ نے فرمایا۔

"اے بیٹے! یہ حقیقتِ اولیاء اور نسبتِ گرامی جو آج رات تجھ کو ملی ہے، دن بدن بلند ہوتی جائے گی اور ترقی کرتی جائے گی اور اس بھید کی باریکیاں تم پر ظاہر ہوتی جائیں گی۔"

اس کے بعد حضرت امام علی شاہ سے فرمایا "امامت کرو"۔ اور حضرت شاہ حسین نے ان کے پیچھے خود نماز پڑھی، نماز کے بعد آپ نے حضرت امام علی شاہ کو سامنے بٹھا کر مراقبہ فرمایا۔ مراقبہ سے فارغ ہو کر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اکابر کی روحانیت کی تربیت سے تمہارا کام انجام کو پہنچا۔ آج رات میں تم کو اس کی اجازت دیتا ہوں کہ جو امانت تمہارے سپرد کی گئی ہے اس کو طالبانِ حق تک پہنچاؤ۔"

خلافت سے نوازنے کے بعد حضرت شاہ حسین دو سال بقید حیات رہے۔ اس دوران حضرت امام علی آپ کی صحبت کو کبریت احمر سمجھتے ہوئے مسند ارشاد پر نہیں بیٹھے اور ہمیشہ آپ کی صحبت ہی میں رہے یہاں تک کہ حضرت شاہِ حسین وصال فرما گئے۔

حضرت امام علی شاہ فرماتے تھے کہ چونکہ گوشہ نشینی اور خلوت گزینی کا ذوق مجھ پر غالب تھا اس لئے حضرت شاہ حسین کے انتقال کے بعد دل میں یہ آیا کہ ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ لوگ نفرت و ملامت کرنے لگیں، اس طرح گوشہ نشینی و خلوت گزینی کا موقع ہاتھ آجائے گا اور دل غیر اللہ سے منقطع ہو کر قرب الٰہی سے مشرف ہو جائے گا جو اللہ والوں کا مقصود و مطلوب ہے، لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک دن میں مراقبہ میں تھا۔ اچانک جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شاہ حسین میرے سامنے کھڑے ہیں میں تعظیماً کھڑا ہو

Marfat.com

گیا۔ آپ نے مجھے مخاطب فرمایا اور طریقہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت کے بارے میں تاکید فرمائی اسی وقت دو اشخاص کے بارے میں حکم فرمایا ان کو تلقین کرو اور اس دوران آپ نے ایسی نسبت القا فرمائی کہ میں بے خود ہو گیا اور مجھے یہ خبر بھی نہ رہی کہ آپ کس طرف چلے گئے جب میں وہاں سے مکان شریف لوٹا تو وہ دو اشخاص جو میرے سامنے پیش کئے گئے تھے، میرے پاس آئے اور کہا کہ حضرت شاہ حسین خواب میں آئے اور ہماری تلقین و تربیت آپ کے سپرد فرمائی۔ ایسی صورت میں جب کہ میں نے ان کے خواب کو اپنی واردات کے مطابق پایا تو قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ رہا۔ حضرت شاہ حسین کی ارشاد کی برکت سے جب میں نے مریدین کی طرف توجہ کی تو میں نے محسوس کیا کہ فیض کا ایک سیلاب میرے دل میں امنڈ رہا ہے۔

جب آپ اکابرِ حضرات نقشبندیہ کی مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوئے اور آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت شروع کی تو تھوڑے ہی عرصے میں آپ کا شہرہ سارے عالم میں پھیل گیا اور مختلف مقامات سے علماء و صلحاء آنے لگے۔ آپ نے بعض سالکوں کو چالیس سال اور بعضوں کو پچاس سال میں راہِ سلوک طے کرائی اور بعض طالبوں کو ان کی استعداد کی وجہ سے چند روز ہی میں تمام منازل طے کرا دیئے۔ آپ کے روحانی کمالات کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعات و حقائق سے ہو سکتا ہے۔

۱۔ رہتاس کے نواح میں ایک شخص کی آرزو تھی کہ "قطب عالم" کی زیارت کرے اور اس سے بیعت ہو چنانچہ اس نے "صاحب انفاس" درویشوں سے درخواست کی، یہاں تک کہ اس زمانے کے ایک بزرگ نے اس شخص سے فرمایا کہ ایک لاکھ کی تعداد میں یہ وظیفہ پڑھ اور اس کے بعد استخارہ کرو، چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اس کو عالم واقعہ میں آپ کا نام نامی آپ کا حلیہ اور آپ کے مسکن شریف کا اتا پتا بتایا گیا۔ جب دوبارہ استخارہ کیا تو اس مرتبہ حلیۂ مبارکہ مجلس شریف اور خانقاہِ عالیہ کو دکھایا گیا۔ اس کے ساتھ ہی کسی کو کہتے سُنا

Marfat.com

کہ "قطب عالم" کا مسکن ملک پنجاب میں ہے۔ دوسرے روز سامان سفر تیار کر کے پنجاب کی طرف روانہ ہوا جب اس نے دریائے چناب عبور کیا جس سے پوچھتا وہ آپ ہی کا پتہ بتاتا، اس سے اس کو یقین ہوگیا کہ عالم واقعہ میں جس بزرگ کی طرف اشارہ کیا گیا تھا وہ یہی بزرگ ہیں۔ چنانچہ وہ شخص حاضر ہوکر زیارت سے مشرف ہوا۔ اس نے دیکھا کہ شہر شہر اور ملک ملک کے فقہاء، علماء اور فقراء جمع ہیں اس نے یہ بھی دیکھا کہ عالم واقعہ میں آپ کا جو حلیۂ مبارکہ دکھایا گیا تھا ہو بہو وہی حلیہ ہے۔ اس شخص نے سارا ماجرا راقم الحروف (مولوی احمد علی دھرم کوٹی) کو سنایا اور راقم الحروف نے حضرت امام علی شاہ صاحب سے بیعت کے لئے عرض کیا۔

۲۔ مولانا مولوی غلام حسین ہوشیارپوری جو اس زمانے کے اجلۂ علماء میں تھے اور حضرت غلام علی شاہ دہلوی کے خلیفہ اور مولانا محمد شریف اصفہانی کے شاگرد تھے۔ وہ اتفاقاً قصبۂ دہلو میں آئے جہاں پہلے ہی حضرت امام علی شاہ مقیم تھے۔ اس قصبے کی مسجد مرزایاں میں آپ نے اعتکاف کیا اور یہیں حضرت امام علی شاہ فیض رساں تھے۔ انہوں نے حضرت امام علی شاہ کے فیوض و برکات اور تاثیرات کو دیکھا تو فرمایا:۔

"سچ تو یہ ہے کہ آپ اس زمانے کے مجدد ہیں۔"

۳۔ شیخ المشائخ حضرت احمد صاحب تال بیلی جو کشمیر کے اعاظم مشائخ اور اکابر علماء میں سے تھے انہوں نے حضرت امام علی شاہ صاحب کے خلیفہ سید انور شاہ کشمیری سے ایک ملاقات سے فرمایا:۔

"میں نے نظر کشفی سے اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ اس وقت دنیا میں تمہارے پیر دستگیر کا ثانی نہیں"

۴۔ میاں صاحب امان اللہ کشمیری کہ جو ایام جوانی میں اولیاء اللہ کی تلاش میں کشمیر سے کابل، قندھار، ہرات اور بلخ وغیرہ گئے اور مختلف بزرگوں کی صحبت سے مستفیض

Marfat.com

ہوئے لیکن جب آخری عمر میں حضرت امام علی شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہاں اور ہی عالم دیکھا۔ آپ بطور تحدیث نعمت فرمایا کرتے تھے۔

"اگرچہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف زیارت نصیب نہیں ہوا لیکن میں اللہ تعالیٰ کا ہزار شکر ادا کرتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے جانشین اور قائم مقام سے شرف صحبت حاصل ہوا۔"

۵۔ حضرت شاہ صاحب بڈھن شاہ کلانوری (خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ) فرمایا کرتے تھے۔

"اس زمانے میں مشرق سے لے کے مغرب تک آپ صراط مستقیم کے ہادی و رہبر ہیں، دوسرے حضرات آپ کے وجود شریف کے وسیلے سے فیض حاصل کرتے ہیں، اگر اس قسم کا صاحب کمالات پیدا ہو جائے تو سارے عالم اور عالم والوں کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ ایک آفتاب ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔"

۶۔ جب آپ کی مشیخت کا شہرہ اطراف و جوانب میں پھیلا اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ مکان شریف میں ایسا آفتاب عالم تاب طلوع ہوا ہے کہ جس پر ایک نظر ڈالتا ہے اس کے ظاہر و باطن کو منور کر دیتا ہے تو لوگ جوق در جوق آپ کی طرف آنے لگے۔ چنانچہ اس زمانے کے جلیل القدر عالم مولانا غلام اللہ لاہوری (جن کو خلیفہ صاحب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) نے جب آپ کا شہرہ سنا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہوئے۔ بہت سے حضرات نے عالم واقعہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے اشارے پر حضرت امام علی شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر نسبت دوام حضوری حاصل کی اور مقاماتِ عالیہ پر فائز ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے عالم واقعہ اور عالم تیقظ میں آپ کی صورت شریف دیکھی اور آپ سے توجہ حاصل کی چنانچہ توجہ سے ان کے دل ذاکر ہو گئے اور وہ محبت الٰہی میں منجذب

Marfat.com

ہو گئے۔ آپ کی صحبت کیمیا اثر کی تاثیرات اور آپ کے حلقۂ متبرکہ کی کیفیات و واردات کا کیا ذکر کروں بعض لوگ آپ کی توجہ کی تاثیر سے مرغ نیم بسمل کی طرح خاک پر لوٹتے تھے، بعض لوگ کمال استغراق کی وجہ سے مست بادۂ بے خودی معلوم ہوتے تھے، بعض لوگ وجد و بے تابی کے غلبے کی وجہ سے آہ و نالہ کرتے تھے، بعض لوگ خود کو فراموش کر کے عالم حیرت میں چلے جاتے تھے اور بعض لوگوں کے سامنے توحید و معرفت کے اسرار کھلم کھلا نظر آتے تھے۔ المختصر آپ کی نورانی مجلس شریف میں وہ کیف و سرور حاصل ہوتا جو دلوں یاد رہتا۔

آپ کی خانقاہ شریف اور مسجد شریف میں تقریباً تین سو (۳۰۰) صوفیاء اور فقراء رہتے اور دور و نزدیک سے طالبانِ طریقت حاضر ہوتے تھے۔ مثلاً بخارا، کابل، بدخشاں، کشمیر اور ہندوستان وغیرہ۔ ان تمام حضرات کے طعام و لباس کا انتظام حضرت امام علی شاہ کی طرف سے ہوتا تھا آپ کا وجود شریف مجددِ مائۃ ثالث عشر تھا (تیرھویں صدی کا مجدد)

حضرت امام علی شاہ صاحب کا فیض حضور و غیبت میں یکساں تھا۔ چنانچہ حضرت سید بہادر شاہ صاحب (خلیفہ امام علی شاہ) و حافظ صاحب گل حسین راقم الحروف سے بیان کرتے تھے کہ حضرت امام علی شاہ اکثر ہمارے احوال دریافت کرتے تھے۔ جو حال ہم آپ کی خدمت میں عرض کرتے تھے عرض کرتے ہی اس حال سے بلند تر حال تک پہنچ جاتے تھے اور کبھی کبھی آپ خود فرماتے تھے کہ تمہارا حال اس طرح ہے لیکن اس طرح ہونا چاہیئے چنانچہ اسی وقت دوسری کیفیت پیدا ہو جاتی۔ آپ اپنے مریدین کو سیر سلوک کرا کے سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ سے مشرف فرما دیا کرتے تھے اور غیب سے جس کو جہاں کا حکم ملتا وہیں اس کو چلے جانے کی ہدایت فرماتے۔ آپ کے حلقہ نشینوں میں سے بہت ہی کم ایسے ہونگے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہ ہوتے ہوں۔

Marfat.com

ملفوظات و اقوال

۱ - طالب کی جانب سے طلب ہونی چاہیئے اور مطلوب کی جانب سے جذب و کشش۔

۲ - صوفیاء کے نزدیک مرید کا شیخ کی خدمت میں آداب ملحوظ رکھنا نہایت ہی اہم ہے۔

۳ - جب مرشد کی خدمت میں حاضر ہو تو دل و جان سے اس کی باتیں سننے کا منتظر رہے۔

۴ - جب شیخ کی خدمت میں دینی یا دنیاوی باتیں کہنے کی ضرورت پیش آئے تو شیخ سے گفتگو کرنے میں جلدی نہ کرے۔ جب تک کہ اس کو یہ نہ معلوم ہو جائے کہ شیخ اس کی باتیں سننا چاہتا ہے۔

۵ - اپنا کوئی دنیاوی کام شیخ کی اجازت کے بغیر شروع نہ کرے۔

۶ - جس چیز کے متعلق یہ معلوم ہو کہ شیخ اس کو ناپسند کرتا ہے اس کو ترک کر دے۔

۷ - شیخ کو جو کرتا دیکھے وہ نہ کرے جب تک کہ اس کو کرنے کا حکم نہ دیا جائے۔

۸ - اپنے پیر کو تیز نظروں سے نہ دیکھنا چاہیئے بلکہ اکثر اوقات اپنی نظر کو اپنے پیروں کے طرف یا زانو کی طرف رکھنا چاہیئے۔

۹ - شیخ کے سامنے اوراد و وظائف اور نوافل میں مشغول نہ ہونا چاہیئے کہ اس وقت اس کے دیدار سے بہتر کوئی شغل نہیں۔

۱۰ - شیخ کو چاہیئے کہ مریدوں کی نظر میں خود کو باوقار رکھے، جب تک جمال وقار نہ ہوگا اس وقت تک مرید کا مراد کے ساتھ ایسا تعلق پیدا نہیں ہو سکتا جو مرید کے جذب و تصرف کو مستحکم کر دے

۱۱ - نیکوں کی صحبت میں رہنا اور ان کے ساتھ لگے رہنا سالک کے لئے بڑی نعمت ہے۔ توبہ کے بعد کوئی شربت ایسا سازگار نہیں جتنی ارباب حقیقت کی صحبت۔

۱۲ - اکثر صوفیاء کا خیال ہے کہ جب تک شیخ کی صحبت میسر نہ آئے تنہائی و گوشہ نشینی کسی کام کی نہیں، صحبت میں بہت سے فوائد ہیں، گوشہ نشینی سے اس کو کیا نسبت۔

Marfat.com

۱۳۔ مرید وہ ہے کہ آرزؤوں کی آگ سے اس کا دل بھڑک اٹھے، محبت کا درد اس کو بے قرار رکھے، صبح کو بیدار ہو تو اس کی آنکھوں سے پشیمانی کے آنسو ٹپکتے رہیں، نامرادی و خاکساری اس کا شعار ہو اور گذشتہ سے شرمساری اور آئندہ سے نرسگاری اس کا کام ہو۔

۱۴۔ اپنے فیصلوں میں صبر و عفو سے کام لے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی مشیت پر نظر رکھے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے، ہر سانس اور ہر آن اللہ سے باخبر رہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا وہی آخری سانس ہو۔

۱۵۔ زبان کی آفت ہلاک کرنے والی ہے، اس سے زیادہ خطرناک کوئی چیز نہیں اور ساری قباحتیں اسی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموش رہنے کی تلقین فرمائی۔

۱۶۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا وصال و قرب مسلسل ذکر کرنے پر موقوف ہے۔

۱۷۔ ذکر دو قسم کا ہے۔ پہلا ذکر تو دل سے کیا جاتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ زبان و دل دونوں سے کیا جائے۔ اور اگر ایک ہی سے کیا جائے تو پھر دل سے کرنا بہتر ہے۔ لیکن ذکرِ قلبی کی دو قسمیں ہیں جو ایک دوسرے سے افضل ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال، جبروت و ملکوت ارض و سمٰوات اور اس کی نشانیوں میں غور و فکر کرنا ہے اور اس کو ذکرِ خفی کہا جاتا ہے۔

"بہتر ذکر وہی ہے جو چپکے چپکے کیا جائے"

اور ذکر کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ سب کو بھلا دیا جائے اور اللہ کی محبت میں اس طرح فنا ہو جائے کہ ذاکر نہ رہے، مذکور ہی مذکور ہو۔ اور اس کو اپنی فنا کا احساس بھی باقی نہ رہے۔ اور فناء الفناء حاصل ہو جائے۔

۱۸۔ ذکر کا کمال یہ ہے کہ ذکر دل میں ایسا گھر کر جائے کہ ایک آن کے لئے بھی دل سے جدا نہ ہو، بلکہ مذکور دل پر چھا جائے اور شعورِ ذکر دل سے جاتا رہے اور مذکور ہی مذکور باقی رہے۔ اور اس حدیث کا لطف آجائے۔

Marfat.com

لَا یَذکُرُ اللّٰہَ اِلَّا اللّٰہ

۱۹۔ توبہ گناہوں اور مکروہات سے پرہیز کا نام ہے، اور یہ عوام کی توبہ ہے۔ خواص کی توبہ یہ ہے کہ وہ خود بینی سے اعراض کریں ——— لیکن عوام کی توبہ تین بنیادوں پر مبنی ہے۔ اس حرکت پر پشیمانی جو ماضی میں اس سے سرزد ہوئی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ (۳) یہ پختہ ارادہ کر لینا کہ وہ مستقبل میں ایسی حرکتیں نہیں کرے گا۔ اس کو "توبتہ النصوح" کہتے ہیں اور اس قسم کی توبہ کرنا مردوں کا کام ہے۔

۲۰۔ عبادات کا مقصود اور لُب لباب اللہ کا ذکر ہے۔ نماز اسلام کا ستون ہے۔ نماز کا مقصود اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور قرآن کا پڑھنا بہترین عبادت ہے۔

۲۱۔ انسان کی پیدائش کا مقصد اور علم و عمل کی غرض ذکر و فکر ہے اور تمام جسمانی و قلبی عبادات کا مقصد اللہ تبارک و تعالیٰ کا حضور و شعور حاصل کرنا ہے، پس جوانی کے دنوں کو غنیمت جان کر چند روز ریاضت کر کے اللہ تعالیٰ کا شعور و حضور حاصل کرنا چاہیئے۔

۲۲۔ صوفیاء کی اصطلاح میں "حال" ان کے انوار کا نام ہے جو عالم علوی سے ارواح پر نازل ہوتے ہیں اس کے بعد ان کا اثر دلوں پر پہنچتا ہے اور پھر اعضاو جوارح میں سرایت کر جاتا ہے۔

۲۳۔ مبتدی "صاحب وقت" ہے، صاحب وقت اس کو کہتے ہیں کہ کسی کسی وقت اس پر "حال" کی کیفیت طاری ہو۔ مگر اس پر غالب نہ ہو، اس کو "صاحب وقت" کہتے ہیں۔ اور "صاحب حال" اسکو کہتے ہیں کہ اس پر "حال" غالب ہو یعنی اکثر اوقات اس پر "حال" کی کیفیت طاری ہو، "صاحب حال" متوسط ہوتا ہے اور منتہی "صاحب انفاس" ہوتا ہے۔ "صاحب انفاس" اس کو کہتے ہیں کہ "حال" اس کے سانس کا ساتھی بن جاتے۔ یعنی جو سانس لے "حال" اس کے سانس کے ساتھ ہو۔ لیکن ارباب طریقت نے "صاحب انفاس" کے متعلق

Marfat.com

کہاہے کہ وہ وہ شخص ہے جو وہ کہتاہے، اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے۔

۲۴- فنائے مطلق کے معنی یہ ہیں کہ سالک اپنے وجود و ہستی اور قلبی و جسمانی، دنیاوی واخروی تعلقات کو اپنے آئینہ دل سے دھو ڈالے کہ ان میں سے کسی رنگ کا غبار بھی اس کے آئینہ دل پر نظر نہ آئے۔

۲۵- طریقۂ نقشبند یہ کی نسبت کا ادراک کرنا اور اسلاف کرام کی دولت میں شریک ہونا ہر بوالہوس کا کام نہیں ہے۔

سرمد غم عشق بوالہوس را نہ دہند
ذوق پر پروانہ ہم مگس را نہ دہند
عمرے باید کہ یار آید بہ کنار
سرمد ایں غم، ہمہ کس را نہ دہند

۲۶- شریعت، غلامی کا پٹکا باندھنے کا نام ہے اور طریقت خود سے چھٹکارا حاصل کرنے کا نام ہے۔ اور حقیقت محبوب سے لپٹ جانے کا نام ہے۔ شریعت علم ہے اور طریقت عمل، شریعت کی مثال یوں سمجھیے جیسے استاد سے کیمیا کا علم سیکھنا، طریقت گویا تانبہ پر کیمیا رگڑنا ہے، اور حقیقت اس تانبہ کا سونا بن جانا ہے۔ بعض لوگ علم کیمیا پر خوش ہیں کہ ہم یہ علم جانتے ہیں اور کیمیا کو تانبے پر رگڑنے والے بھی خوش ہیں کہ ہم رگڑنا جانتے ہیں اور حقیقت والے اس حقیقت سے خوش ہیں کہ ہم سونا ہو گئے۔

۲۷- اعمال نماز میں ہر عمل کی اور اذکار میں ہر ذکر کی ایک اور روح ہوتی ہے، اگر یہ روح میسّر نہ آئے تو نماز ایک مردہ انسان کی مانند ہے۔ جس کا جسم بے جان ہوتا ہے۔ نماز کی اصل روح خشوع اور حضوریٔ قلب ہے کہ نماز کا مقصود ہی یہ ہے کہ دل کو اللہ سے لگایا جائے اور اس کی یاد کو تازہ کیا جائے۔

۲۸- فرائض کی نوافل سے ایک علیحدہ خصوصیت ہے اور جماعت تو نورٌ علی نور ہے۔

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت کے ساتھ ایک نماز تنہا ستائیس ۲۷ نمازوں کے برابر ہے۔

۲۹۔ تہجد کی نماز سعادتِ ابدی اور افادات سرمدی کی کنجی ہے جو نماز تہجد پڑھتا ہے وہ دونوں جہاں کی سعادت اور کونین کی فلاح حاصل کرتا ہے۔ یہ نماز صدیقوں کی آنکھ کا نور اور عاشقوں کے دل کا سرور ہے۔

۳۰۔ ربیع الاوّل کی دو اور بارہ تاریخ کو روزہ رکھنا چاہیئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یوم وصال پر صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو ہدیہ کی نیت سے بیس رکعت نماز پڑھی ہے، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اکیس بار قل ھو اللہ پڑھی ہے اور اس کے بعد صلوٰۃ وسلام بھیجا ہے۔

جب حضرت امام علی شاہ صاحب کی عمر شریف اڑسٹھ سال کی ہوگئی تو انتقال سے دو سال پیشتر ہی اکثر اوقات ایسی باتیں فرماتے جس سے معلوم ہوتا کہ آپ کی وصال کی ساعت قریب آن پہنچی ہے جس سال وصال ہوا اس سال ۲۹ شوال کو حضرت شاہ بڈھن شاہ صاحب کے عرس میں شرکت کے لئے قصبہ کلانو تشریف لے گئے اور وہاں سے دوسرے مریدین اپنے اپنے گھر لے گئے، ایک مرید نے عرض کیا کہ حضور جہاں آپ جاتے ہیں آپ کا جانا وہاں کے رہنے والوں کے لئے سعادت اور اس زمین کے لئے باعث شرافت ہے جواباً فرمایا:۔

"فقیر کو اس سیر و سفر میں اس کے علاوہ اور کوئی حکمت معلوم نہیں ہوتی کہ جہاں جہاں فقیر کا بقیہ آب و دانہ لکھا ہوا ہے وہ دوستوں کی دعوت میں کھا پی لیا جائے۔ بارہا میرے دل میں آیا کہ متعدد مقامات پر جو مزارعت کا سلسلہ ہے وہ اپنی زندگی میں مختصر کردوں تاکہ میرے انتقال کے بعد میرے فرزند ارشد (حضرت سید صادق علی شاہ) گراں بار نہ ہوں۔"

مولوی محمد شریف بدخشانی جو کئی سال سے آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ جب تکمیل

Marfat.com

منازل کے بعد اپنے وطن جانے لگے تو حضرت امام علی شاہ نے رخصت کرتے ہوئے فرمایا۔

"آپ سے ہماری دوبارہ ملاقات معلوم نہیں ہوتی۔"

اسی طرح بعض دوسرے دوستوں کو لکھا۔

"فقیر کی عمر ۷۰ سال کی ہو گئی ہے حدیث میں آیا ہے کہ میری اُمت کی عمریں ۶۰ اور ستر کے درمیان ہوں گی تو معلوم ہوتا ہے کہ میری عمر ۷۰ سے زیادہ نہ ہو گی۔"

۱۵ شعبان کی رات گزار کر صبح کو مسجد شریف حاضر ہوتے اور اپنے رفقاء اور مریدین سے فرمایا۔

"اس فقیر کا نام لوحِ حیات سے مٹا دیا گیا ہے۔"

چنانچہ دوسرے ہی دن آپ کے سینے میں درد شروع ہوا اور معلوم ہوا کہ وجع الفواد کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب کو اطلاع دے دی گئی جن کو حضرت نے باہر بھیجا ہوا تھا اسی اثناء میں حضرت کے سینے میں بڑی شدت سے درد ہونے لگا۔ حضرت سید صادق علی شاہ صاحب عالم انتظار میں والدِ ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے صاحبزادے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ظاہری صحت کا حال یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ فراق کی ساعت قریب آ گئی ہے۔"

حضرت صاحبزادہ یہ بات سُن کر بہت ہی غم زدہ ہوئے۔ جب حضرت امام علی شاہ صاحب نے ان کی پریشانی اور اضطراب کا عالم دیکھا تو آپ نے ازراہِ کرم ارشاد فرمایا:۔

"اللہ کی عادت یہی ہے کہ ایک کو اپنے پاس بلا لیتا ہے اور دوسرے کو اس کی جگہ پر بٹھا دیتا ہے۔ تم کو نہیں معلوم کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا سے تشریف لے گئے تو ان کی جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے اور جب حضرت ابوبکر تشریف لے گئے تو ان کی جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے اور جب حضرت عمر تشریف لے گئے تو ان کی جگہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیٹھے اور جب

Marfat.com

حضرت عثمان تشریف لے گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان کی جگہ بیٹھے۔"
یہ سن کر حضرت سید صادق علی شاہ صاحب مضطرب ہو گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے آپ نے فرمایا کہ میں اپنے اندر آپ کی جانشینی کی قابلیت نہیں پاتا۔ حضرت امام علی شاہ صاحب نے فرمایا:۔

"ایسی باتوں سے توبہ کرو خبردار! میں نے سب کچھ تم پر نثار کر دیا اور تم سے کوئی چیز اٹھا نہ رکھی، تم کو چاہیئے کہ فقیر کے سجادے پر بیٹھ کر عادات و عبادات میں سنت کی پیروی کرو کہ مقام محبوبیت اسی سے ملتا ہے۔ اور اہل دنیا اور ارباب ہوا و ہوس سے منہ موڑ کر اللہ کی طرف متوجہ رہو اور اسی کو اپنا کفیل جانو میں نے حق سبحانہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ جو لوگ تمہارے دامن سے وابستہ ہوں وہ ہمیشہ مقبول و مسرور رہیں۔

کاتب الحروف (مولانا احمد علی دھرم کوٹی) تیس سال تک اس آستانے سے منسلک رہا اور اکثر اوقات سفر و حضر میں آپ کے ساتھ رہتا تھا۔ حضرت امام علی شاہ اپنی تمام زندگی میں تین بار بیمار ہوئے۔ پہلی بار ۵۸ سال کی عمر میں تپ سرقہ کی بیماری لاحق ہوئی جو دو ماہ سے زیادہ عرصے تک رہی۔ بظاہر زندگی کی کوئی امید نہ رہی۔ اسی حالت میں رمضان المبارک آ گیا اور آپ نے پہلا روزہ رکھ لیا رات کو کیا دیکھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا:۔

"میرے بیٹے امام اہل مقام تیری عمر زیادہ ہے، غم نہ کر بہت سے طالب تیرے وسیلے سے پستیوں سے نکل کر بلندیوں تک پہنچیں گے۔"

چنانچہ اس واقعہ کے تھوڑے ہی عرصے بعد بیماری زائل ہو گئی اور آپ صحت یاب ہو گئے دوسری بیماری ۶۵ سال کی عمر میں لاحق ہوئی جبکہ آپ درد قولنج کی بیماری میں مبتلا ہوئے لیکن ساتویں روز صحت یاب ہو گئے اور تیسری بیماری ۷۰ سال کی عمر میں لاحق ہوئی اور اسی بیماری

Marfat.com

میں آپ نے جان عزیز جان آفریں کے سپرد کی۔

آخری ایام میں جو حالات مشاہدہ میں آتے ان کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ وصال سے پانچ سال قبل وجع الفواد کی تکلیف شروع ہوئی۔

۲۔ جب تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو اپنے فرزند اکبر حضرت سید صادق علی شاہ صاحب کو امام مقرر فرمایا، تکلیف کی حالت میں بھی مسجد شریف حاضر ہوتے اور فرزند ارجمند کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا فرماتے۔

۳۔ تکلیفِ شدید کے باوجود رمضان المبارک میں کھڑے ہوکر نماز تراویح ادا فرمائی۔

۴۔ درد وکرب کی حالت میں اکثر یہ آیت شریف پڑھتے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط

۵۔ وصال سے دو روز قبل ذرا حالت بہتر ہوئی تو عرض کیا گیا کہ زیارت کے لئے مریدین اور معتقدین بیچین ہیں، باہر تشریف لے چلیں، فرمایا "انشاء اللہ پرسوں چلیں گے"۔

۶۔ انتقال کے روز عصر تک تمام نمازیں اوقات معینہ پر ادا فرمائیں اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو فرمایا۔

۷۔ نماز عصر سے فارغ ہوکر مصلّے پر روبہ قبلہ تشریف فرما ہوئے، فرزند ارشد حضرت سیّد صادق علی شاہ کو بلوایا، تجدید بیعت اور تلقین اجازت سے نوازا، پھر فرمایا۔

"فقیر تمہاری توبہ کا گواہ ہے اور تم فقیر کی توبہ کے گواہ رہنا"

اس کے بعد مختلف وصیتیں فرمائیں۔

۸۔ اچانک باواز بلند پڑھنا شروع کیا۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِہَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَآ اَوْ مِثْلِھَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

پھر بحالت مراقبہ متوجہ الی اللہ ہوگئے اور جان عزیز جان آفریں کے سپرد کردی اور

Marfat.com

مشتاقان دیدے دیدار کا جو وعدہ فرمایا تھا کہ پرسوں چلیں گے"، پورا فرمایا آپ کا وصال ۱۳ رشوال المکرم (۱۲۸۲ھ) مطابق ۶ رمارچ ۱۸۶۶ء کو ہوا۔ ابھی آفتاب غروب نہ ہوا تھا کہ آفتاب طریقت غروب ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مکان شریف ہی میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ حضرت سید صادق علی شاہ کی تجویز کے مطابق مزار مبارک پر ایک بلند و بالا گنبد بنایا گیا۔[1]

حضرت امام علی شاہ کی تدفین کے ساتویں روز ختم شریف پر لوگوں کو کھانا کھلایا گیا عید گاہ میں جہاں جگہ بہت کشادہ ہے ترتیب سے صفیں لگادی گئیں ——— جب کھانا شروع کیا گیا تو شام کا وقت تھا اور جب ختم کیا گیا تو صبح صادق کے طلوع کا وقت تھا اس کے بعد بھی صلائے عام دے دی گئی جس کا دل چاہے آکر کھائے۔ شام سے صبح تک کھلانے کے باوجود قسم قسم کے کھانے موجود تھے جو فقراء و مساکین میں ہاتھوں ہاتھ تقسیم کیئے گئے اور اس تقسیم میں بھی دوپہر کا وقت ہوگیا۔ الغرض جہلم تک ہر جمعہ کی رات کو اسی طرح خواص و عوام کو کھانا کھلایا گیا چالیسویں کے روز اس خاندان کے سارے منتسبین اور مریدین دور و نزدیک سے جمع ہوتے اور حضرت امام علی شاہ کے بڑے بڑے خلفاء کے اتفاق سے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر توبہ کی گئی اور لوگ بیعت ہوئے آپ کی توجہ سے انہوں نے اپنے سینوں میں لامتناہی انوار و واردات محسوس کئے۔

حضرت امام علی شاہ کے وصال پر بہت سے حضرات نے قطعات تاریخ وفات تحریر کئے:

---

[1] آیات القیومیہ میں حضرت امام علی شاہ آخری ایام کا جہاں تذکرہ ہے۔ وہاں صفحات غائب ہیں۔ اس لئے ایک معاصر تذکرہ نگار شیخ محمد ظفر اللہ خاں کی کتاب "تذکرۂ بے مثل راجگان راجور" سے ذکر مبارک (مطبوعہ لاہور، ص ۱۸۵، ۱۸۹) کے حوالے سے حالات شامل کئے گئے ہیں۔

مسعود

Marfat.com

یہاں چند مادہ ہائے تاریخ پیش کیے جاتے ہیں۔

مادہ ہائے تاریخ وفات

حضرت سید امام علی شاہ قدس سرہ العزیز

ہمیں گفت ہاتف چو در تاب رفت

بگو عزت وجاں ز پنجاب رفت

(آیات القیومیہ، قلمی، ص ۳۴۱)

چوں ز تاریخش نمودم جستجو

ہاتفم فرمود "فخر عارفاں"

(ایضاً، ص ۳۴۲)

دریغا شہنشاہ ملک شہود — چو گنجینہ در مخزن خاک خفت

امام جلی، سید دین علی — کہ الحق دُرِّ معرفت نیک سُفت

چو از ماسوا اللہ گردید طاق — برضوان معبود حق گشت جفت

بتعظیم وتکریم از حور عین — بمژگان رہ باغ فردوس رفت

ازیں باغ سر برکشیدہ سروش

بگفت آفتاب جہاں رو نہفت

(ایضاً، ص ۳۴۲)

چوں تاریخ وصال او بجستم ز دل

ملہم گفتا کہ "ختم الاولیاء واصلین" (ایضاً، ص ۳۴۶)

۱۲۸۲ھ

امام الوریٰ شد بجنت مقیم (ایضاً، ۳۴۱)

Marfat.com

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق

مرآة المحققین

الله جل شانه

در مطبع کریمی لاهور

عکس مرآۃ المحققین صفحہ اوّل

Marfat.com

ترجمہ | اصل

مرآۃ المحققین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصل

الحمد للہ علی نعمائہ الشاملۃ و علی
آلائہ الکاملۃ والصلوۃ والسلام علی
سید الدارین و رسول الثقلین و
نبی الکونین وخاتم الانبیاء والمرسلین
وخیر الاتقیاء والنجباء والاصدقاء الکاملین
وشافع یوم الجزاء ومالک قاب قوسین
او ادنی وصاحب اللواء اعنی
محمد المصطفی ثانیاً علیہ من الصلوات
افضلہا والتحیات ازکہا

ترجمہ

سب ثناء واسطے اللہ تعالے کے ہے اُسکی
اُن نعمتوں پر جو شامل ہونیوالی ہیں اور اُسکی
کی اُن نوازشوں پر جو کامل ہیں اور تمام
درود و سلام دو جہان کے سردار زمین اور
آسمان کے نبی جن و انسان کے رسول نبیوں
اور رسولوں کے ختم کرنیوالے اتقیا نجباء اصدقاء کاملین
کے سردار روز قیامت کے شفیع مرتبہ اعلی قاب قوسین او
ادنی کے مالک صاحب لواء الحمد یعنی سیدنا محمد المصطفی
پر اُسپر بہتر صلوات اور پاکیزہ تر تحالیف

عکس مرآۃ المحققین صفحہ ۴۷

Marfat.com

میں پڑنے سے پریشانی ہوتی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسکی مرغوب شئے
یعنے ذکر الٰہی اُس کے حوالے کر دیجاے تاکہ اُس کو اطمینان حاصل ہو جاوے
تیسرا پوست یہ ہے کہ ذکر الٰہی قلب میں جگہ کرلے اور ایسا گڑ جائے کہ اُس
کا چھڑانا دشوار ہو جاوے اسکا مطلب یہ ہے کہ دوسرے درجہ میں جسطرح قلب
کو ذکر کی عادت ڈالنے میں دقت پیش آئی تھی اس تیسرے درجے میں قلب
سے ذکر اللہ کی عادت چھڑانا اس سے زیادہ دشوار ہو۔ چوتھا درجہ جو مغز
اور مقصود بالذات ہے وہ یہ ہے کہ قلب میں ذکر کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے
بلکہ مذکور یعنے حق تعالےٰ کی ذات ہی ذات باقی رہجاے کہ نہ قلب کی طرف
توجہ رہے نہ ذکر کی جانب التفات اور نہ اپنی خبر ہو نہ کسی دوسرے کی غرض
ذات بحت میں استغراق ہو جاوے اسی حالت کا نام فنا ہے اور اس
حالت پر پہنچ کر بندہ کو نہ اپنے ظاہری حس و حرکت کا علم ہوتا ہے اور نہ باطنی
عوارض کا یہانتک کہ اپنے فنا ہو جانیکا بھی علم باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ فنا ہو جانا
بھی تو خدا کے علاوہ دوسری ہی چیز ہے اور غیر اللہ کا خیال میل کچیل اور
کدورت ہے پس فنا کا علم بھی اس درجہ میں پونچکر کدورت اور بعد ہوا یہی وہ
حالت ہے جسمیں اپنے وجود کے فنا کے ساتھہ خود فنا سے بھی فنایت ہوتی ہے +

عکس مرآۃ المحققین صفحہ ۱۱۵

ذخیرہ

Marfat.com

حضرت سید صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ طریقت

مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سید محمد صادق علی شاہ صاحب اپنے والد ماجد حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر، جانشین اور صاحب سجادہ تھے، صاحب "آیات القیومیہ" نے آپ کو ان القاب سے نوازا ہے۔

"صدر مسند ارشاد وہدایت، ہادی طریق درج نہایت در ہدایت، سیاح بیدا رئے طریقت، غواص دریاء حقیقت، مظہر صفات ربانی، مورد اخلاق سبحانی، مشکات مصباح مشکات انوار، مفتاح کنوز اسرار، سلالۃ الکبراء المحققین، وارث علوم الانبیاء والمرسلین، الداعی الی اللہ بسحانہ الوالی، سیدی سندی حضرت مولوی محمد صادق علی۔ متع اللہ الطالبین بطول بقائہ مادام الثریا والثریٰ"۔

(ص ۳۴۸)

آپ جامع معقول ومنقول اور حادی فروع واصول تھے۔ ظاہری اور باطنی نعمتوں کے مرکز اور حسنی اور حسینی خوبیوں کے جامع۔ بچپن ہی سے انوار ولایت اور آثار ہدایت ان کی روشن پیشانی سے ظاہر تھے۔ چونکہ آپ کی والدہ مکرمہ آپ کے بچپن ہی میں انتقال کر گئی تھیں۔ اس لئے حضرت امام علی شاہ آپ پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ بچپن سے لے کر عنفوان شباب تک ہمیشہ سفر وحضر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ اور کبھی اپنے سے جدا نہ فرماتے۔ آپکی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ فرمائی اپنے خلیفۂ اجل حضرت مفتی محمد مسعود شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے درس حدیث دلوایا[1]۔ موصوف نے مندرجہ ذیل اجازت نامہ عطا فرمایا:

[1] نہ صرف حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمۃ نے حضرت مفتی محمد مسعود شاہ رحمۃ اللہ علیہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

اجازت نامہ حضرت سیّد صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

از

فقیہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا خیر الامم وھدانا الی دقائق القران
واوضح لنا معانیہ المشکلات بالاحادیث وعلمنا البیان
والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد بعثہ بالحجج والتبیان
وعلی اٰلہ واصحابہ ذوالفضل والعرفان ۔ امابعد
فیقول العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ ربہ المنان
رحیم بخش ملقب بمحمد مسعود نقشبندی دہلوی
مدعوالی الغفران ان الجامع الماھر معانی الاصول
والکامل العالم دقائق المنقول ، العارف معارف
الحقیقۃ ، السالک مسالک الطریقۃ الکاشف
غموض اسرار الالٰھیۃ ، المھبط فیوض

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) سے درس حدیث لیا اور سند حدیث حاصل فرمائی - بلکہ آپ کے خاندان کے دوسرے افراد نے بھی مکان شریف سے دہلی جاکر آپ سے درس حدیث لیا اور حدیث کی سندیں حاصل کیں مثلاً یہ حضرات

(۱) حضرت سید میر لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ (برادر خورد حضرت سید صادق علی شاہ)

(۲) حضرت سید کرامت علی رحمۃ اللہ علیہ (عم زاد برادر زادہ حضرت سید صادق علی شاہ)

(۳) حضرت مولانا مفتی میر غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ (ابن حضرت سید صادق علی شاہ) مسعود

Marfat.com

انوار الالوهية هو سيدی المعتمدی وذخيرة يومی وغدی اعنی مولوی سيد صادق علی عامله الله بلطفه الخفی قرأ صحيحی الشيخين من اولهما الی آخرهما والصحيح الترمذی من اوله فلما وجدته متقيا عادلا، ذكيا، فهيما، عارفا، سليما اجزت له جميع الكتب الصحاح الستة والمشكوٰة المصابيح وغيرهم من الكتب الاحاديث فله ان يبلغهم ويدرسهم كما حصل لی الاجازة والسماعة والقرائة عن الشيخ المكرم بين الناس المعروف بين الاقران والاناس مولانا محمد قطب الدين دام الله انوار فيوضه ساطعة وشمس الهداية طالعة قال وحصل لنا الاجازة والقرائة والسماعة من الشيخ الاجل النبيل والحبر الجزيل مولانا محمد اسحق محدث دهلوی حاجی الحرمين الشريفين زادهما الله تعالی بركاتهما وانوارهما وحصل له الاجازة والقرائة والسماعة عن الشيخ الاجل المكرم بين الآفاق والمشتهر بالفضل والوفاق الشيخ عبدالعزيز محدث دهلوی وحصل له الاجازة والقرائة والسماعة عن والده الشيخ ولی الله بن الشيخ عبدالرحيم دهلوی وباقی الاسناد مكتوب علیحدة ويوصی بتقوی الله تعالی وان اكرم الناس عندالله اتقیٰهم و يعمل الاحاديث والحفظ فان احسن الناس

Marfat.com

عند اللہ یدعی ھم باحتساب التعصب والتعنت و الریاء فی الاقوال والافعال کلھم ولا بد ان یبلغ الکتب الاحادیث من یلیق بھم وارجو من اللہ تعالیٰ ان ینفعہ فی الدنیا والاخرۃ ویرزقہ احسن الجزاء واللقاء وحسن الخاتمۃ ویحشرہ یوم القیٰمۃ فی زمرۃ الصدیقین بحرمۃ الصدیقین بحرمۃ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام عدد المخلوقین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

(آیات القیومیہ ص ۳۵۰-۳۵۱)

جب آپ تحصیل علم سے فارغ ہوئے تو میدان طریقت میں قدم رکھا اور تمام ہی خوبیوں کو اپنے روحانی کمالات میں گم کردیا اور اللہ تعالیٰ کے جمال وکمال کے عاشق ہو گئے۔ حضرت امام علی شاہ صاحب نے آپ کو قابل اور مستعدِ کامل سمجھ کر آپ کی طرف نظرِ عنایت فرمائی اور بہت سی خدمات آپ کو تفویض کیں۔ یہاں تک کہ اپنا خلیفہ اور جانشین بنادیا اور تمام اصحاب کبار اور خلفاء نامدار سے ان کو ممتاز کرکے خلیفہ مطلق اور صاحب سجادہ بنادیا۔ چونکہ سلوک باطن میں نسبت طریقۂ احمدیہ غایت الغایت تک اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور آپ کی توجہات عالیہ سے بلند مقامات و درجات تک پہنچے اس لئے طالبوں کی تربیت میں آپ کی بڑی شان ہے۔ جس پر لطف کی نظر فرماتے ہیں اس کو ماسوا اللہ سے بیزار کرکے اللہ کا بنا دیتے ہیں مشائخ کرام میں ظاہری اور باطنی طہارت کے اہتمام میں آپ بے مثل ہیں۔ اخلاق حمیدہ اور صفات ملکیہ کے حامل ہیں اور مہذب و مؤدب فطرت کے مالک اولیاء اللہ کے اخلاق وکمالات آپ کی ذات میں مرکوز نظر آتے ہیں۔ کرم وسخاوت مخلوق پر شفقت اور غریبوں کی اعانت ہیں

Marfat.com

تو اپنے والد کے جمال وکمال کی یادگار ہیں۔ جو کچھ بھی فتوحات میسّر آتی ہیں غریبوں اور مسکینوں کو دے دیتے ہیں۔ بس میں کیا لکھوں کہ قلم میں لکھنے کی طاقت نہیں --- صورت وسیرت میں سلف عظام کی یادگار ہیں۔ اپنے سجادے کا پورا پورا پاس ولحاظ رکھتے ہیں۔ ہر دل کے محبوب و مقبول ہیں۔ اور بذل وایثار، کشادہ پیشانی وفراغ دستی، عفو ودرگزر، صبر ورضا، تفویض و تسلیم اور حلم وتدبر میں تو آپ کا نظیر نہیں، "صاحب انفاس" کاملہ ہیں۔ جس کو جو کچھ کہہ دیتے ہیں ہو بہو وہی ہو جاتا ہے۔

جب آپ کے والد ماجد حضرت امام علی شاہ صاحب نے __________ کمالات عالیہ سے نواز کر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا اور طالبوں کے ارشاد وہدایت کے لئے آپ کو حکم فرمایا تو یہ اجازت نامہ عطا فرمایا جو بطور تبرک وہدایت یہاں نقل کیا جاتا ہے:۔

خلافت نامہ حضرت سیّد صادق علی شاہ
از
حضرت سیّد امام علی شاہ مکان شریفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ لمن جعل اجساد العارفین مرأۃ بظہور ذاتہ وخص بشر من مخلوقاتہ والصلوٰۃ والسلام علی من ختم بہ النبوۃ وکمل بہ الرسالۃ وعلی آلہ واصحابہ الذین بذلوا انفسہم واموالہم باعلاء کلمات اللہ و اظہار آیاتہ ۔ اما بعد

بر سادات مشائخ وحضرات علماء راسخ اعلی اللہ تعالیٰ امرھم وشانہم روشن باد کہ ہرگاہ فرزندی صادق علی بلغہ اللہ سبحانہ الی اقصی مدارج الرجال

داعیۂ سلوک طریق اہل اللہ توبہ وانابت بودہ مشغولی ورزید، درمبادی حال نسبت جذبہ ویرا دریافت ورفتگیہا ونیستیہا رونمود تاکہ بدولت جذبہ وسلوک مشرف گشتہ بامداد جذبات ربّانی بساط مقام امکانی راطے کردہ بحصول سیر درمرتبہ وجوب ازمجاہدہ مشاہدہ واز سیر بطیر انجامید، ومعائنہ انوارحقائق وتخلق باخلاق اللہ بسنن ربوبیّت والہیت وسرمدیّت ومظہریّت ومعرفت توحید علمی وعیانی وبحقیقت فناوبقاپیوستہ سیر الی اللہ، وسیر فی اللہ، وسیر عن اللہ وسیر فی الاشیاء را بانصرام رسانید چوں جذبہ برسلوک اومقدم است وبہ تربیت مراداں مرّبی شدہ وجذبہ عنایت نامتناہی اودرتصرف بمرتبہ رسیدہ کہ تربیت طالباں وتکمیل ناقصاں راشاید۔ فرزندمعزالیہ مجازکردہ تا طالبان خدا وسالکان راہ مولی رابحق جل وعلا دعوت نماید۔ سیل طالباں آں کہ صحبت وخدمت وقبول نصیحت اوراکبریت احمر تصور نمودہ منتج خلاصی ازمسالک ومثمر قرب بسراوقات الٰہی دانند۔ ووصیت کردہ شد بہ تربیت ونصیحت وشفقت برطالباں ومستعداں وبتقوی اللہ تعالٰی فی السرّاء والضرّاء ورعایت آداب الطریقۃ۔ امیدواری ازفضل حضرت باری توالت عطیاتہ آں کہ تادیرگاہ اورا درمقام ارشادنگہداشتہ عالمے را بفیوضات اومالامال گرداناد بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔ ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وھیّ لنامن امرنا رشدا وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ محمد وآلہ المکرمین و اصحابہ المطہرین دائما ابدا سرمدا۔

کتبہ العبد المفتقر الی رحمۃ ربہ الغنی امام علی الحسینی السامری النقشبندی المجددی عفی اللہ عنہ۔

(آیات القیومیہ، ص ۳۵۱-۳۵۲)

Marfat.com

یہ اجازت نامہ دے کر سجادۂ دعوت و ارشاد پر آپ کو بٹھایا۔ آپ اپنی تمام تر توجہ طالبوں کی تربیت اور قابلوں کی تہذیب میں صرف کرتے ہیں۔ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد سے کئی سال ہو گئے کہ مسند ارشاد پر بیٹھے ہوئے مخلوق کو حق کی دعوت دے رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ علوم عقلی و نقلی میں وسیع النظر ہیں اور باطنی معاملات میں بھی تیز نگاہ ہیں آپ کی حقیقت بیں نگاہوں سے مریدوں کے احوال میں چھوٹی سے چھوٹی بات بھی پوشیدہ نہیں رہتی ایک ماہر شکاری کی طرح جو ایک وحشی جانور کو مختلف طریقوں سے قید کرتا ہے اور پھر اس کو گرویدہ بنا کر مانوس کر لیتا ہے ———— اپنے طالبوں کی تربیت فرماتے ہیں۔ متابعت سنت اور عمل عزیمت میں ثابت قدم ہیں، علوم شریعت میں آپ کا پایہ بہت بلند ہے اور اتباع و عمل میں آپ کا درجہ بہت بڑا ہے۔ باوجود کثرت جذبات آپ نے نہ کبھی رقص کیا اور نہ سماع، نہ ابتدا میں نہ انتہا میں نہ بیچ میں نہ آخر میں چونکہ یہ باتیں مقام رخصت کی ہیں اور آپ کا عمل عزیمت پر تھا۔ اسی طرح کبھی آپ نے ذکر جہر نہیں فرمایا اور شطحیات صوفیہ سے بھی راہ سلوک کی ابتدا، اور انتہا میں محفوظ رہے۔ آپ کے والد ماجد کی صحبت کی برکت سے آپ پر ایسی ایسی واردات وکیفیات اور حالات و مقامات گزرے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے اور نہ کسی کان نے سُنے اور نہ اس کا خیال ہی کسی انسان کے دل میں گزرا۔ یہ آپ کے تصرفات باطنی میں سے ادنیٰ درجہ کا تصرف ہے کہ جب آپ کسی مستعد مرید کے باطن میں تصرف فرماتے تو اس کو عالم بے خودی و بے شعوری میں پہنچا دیتے ۔ اور رفتہ رفتہ سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ کی سعادت، فنا فی اللہ اور بقا باللہ کی دولت سے سرفراز فرما دیتے۔ آپ کی صحبت میں بہت سے طالبوں کی حالتیں بدل گئیں اور وہ قرب و حضور و آگہی کے درجات پر فائز ہو کر طریقۂ نقشبندیہ کی تعلیم کی اجازت لے کر لوگوں کی باطنی تربیت میں مصروف ہیں۔

Marfat.com

کرامات

۱۔ میاں جمال دین حسین بخش تپ محرقہ کے عارضے میں سخت بیمار ہوئے یہاں تک کہ زندگی کی آس بھی نہ رہی، اسی زمانے میں حضرت صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ قصبہ دھرم کوٹ میں تشریف لائے۔ میاں جمال دین کی والدہ ماجدہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ غریب خانے پر تشریف لے چلیں اور بیٹے کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ آپ نے اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور صحت کی خوشخبری سنائی۔ چنانچہ معلوم ہوا جس وقت آپ نے ہاتھ اٹھائے تھے۔ اسی وقت سے مرض کے زائل ہونے کے آثار پیدا ہونے لگے اور دوسرے روز شفائے کاملہ حاصل ہوگئی۔

۲۔ منشی نواب دین ضلعدار آپ کے خاندان سے خاص تعلق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا حاکم وقت نے دشمنی کی وجہ سے یہ الزام لگایا کہ نواب موصوف نے زمینداروں سے رشوت لی ہے چنانچہ دو سال قید کا حکم سنایا گیا اس کے علاوہ دوسری مصیبتوں میں مبتلا کیا گیا۔ من جملہ ان کے ایک یہ مصیبت کہ آپ پر ایک ہزار روپے بطور جرمانہ عائد کئے گئے اور عہدے سے برطرف بھی کر دیا گیا۔ جب ضلع دار صاحب کے رشتے داروں کو اس حادثے کا علم ہوا وہ حضرت صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارے حالات عرض کئے آپ نے اسی وقت فرمایا:۔

"غم نہ کرو تینوں حکم منسوخ ہو جائیں گے اور اللہ کے فضل و کرم سے وہ اپنے عہدے پر بحال ہو جائیں گے۔"

چنانچہ جونہی حاکم بالا نے مثل اپیل دیکھی تو اس نے اسی وقت تینوں حکم منسوخ کر دیئے پہلے تو سزا سے رہائی کی خوشخبری ملی اس کے بعد جرمانے کی رقم کی واپسی کی خوشخبری ملی اور اسی کے ساتھ ساتھ ضلعداری کے عہدے پر دوبارہ بحال ہونے کی خوشخبری ملی۔ حضرت کے

Marfat.com

فرمان کے پندرھویں روز منشی نواب دین صاحب نہایت خوش وخرم خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور آپ کی دستگیری اور مشکل کشائی کا شکریہ ادا کیا۔

۳- ایک شخص ایک بیمار خچر کو لایا اس کا جسم اس طرح کانپ رہا تھا کہ ایک لمحہ کے لئے بھی سکون نہ ملتا تھا، اس کے جسم سے پسینوں کے قطرے ٹپک رہے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسی وقت وہ بے خود ہوکر اوندھے منہ گر پڑے گا۔ راقم الحروف (مولوی احمد علی دھرم کوٹی) حضرت صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے اس کو مہربانی اور شفقت کی نظر سے دیکھا اور فرمایا یہ خچر تو ٹھیک ہے۔ کیا دیکھتا ہوں آپ کے فرمانے کے بعد نہ وہ کانپ رہا تھا اور نہ اس کے جسم سے پسینہ ٹپک رہا تھا گویا کہ بالکل تندرست ہوگیا تھا۔ خچر والا یہ دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا اور آپ کے آستانے کی خاک اپنے منہ پر ملتا ہوا اس خچر پر سوار ہوکر چلا گیا۔

۴- ایک روز حضرت صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف میں بیٹھے ہوئے تھے ایک مصیبت زدہ عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور زار زار رونے لگی، اس نے عرض کیا کہ میرے بیٹے کو بغیر کسی جُرم کے عمر قید کی سزا ہوگئی ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں، خدارا میری مشکل کشائی فرمائیں۔

مشکل بہ توجہ تو آساں
آساں بہ تغافل تو مشکل

حضرت سید صادق علی شاہ صاحب نے اس مصیبت زدہ عورت پر کرم فرمایا اور فرمایا کہ آج کے بعد مقدمے کے سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنا اللہ کے فضل وکرم سے یہ مشکل حل ہوجائے گی۔ چنانچہ کچھ عرصہ نہ گزرا تھا اس کی رہائی کی خوشخبری ملی اور اصل مجرم کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

۵- آپ کے عہد مبارک میں سینکڑوں ایسے آدمی جن کے ہاں لڑکے ہوتے اور مر جاتے

Marfat.com

آپ کی دعا کی برکت سے ان کے بیٹے جینے لگے۔ جس روز سے آپ اپنے والد ماجد کی مسند پر رونق افروز ہوئے، متلاشیانِ حق آپ کی طرف کھنچ کھنچ کر آنے لگے اور آپ کی توجہ کی برکت سے بہت سے لوگ کامیاب ہوگئے اور ہو رہے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ سلب امراض میں آپ کی توجہ اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے۔

۶۔ راقم الحروف (مولوی احمد علی دھرم کوٹی) کہتا ہے کہ ایک روز حضرت سیّد صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ غریب خانے پر تشریف لائے میں نے اپنے برادرزادہ سید رسول کے نومولود بیٹے کو نام رکھنے کے لئے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ میرے دل میں یہ بات آئی ہی تھی کہ اگر غلام رسول یا آل رسول اس کا نام رکھیں تو بہت ہی اچھا ہو، پہلے تو آپ نے فرمایا غلام رسول اور پھر فرمایا آل رسول اور اس کے بعد فرمایا کہ ہم نے اس نومولود کا نام آل رسول رکھ دیا ہے۔

۷۔ چوہدری رحمت خاں صاحب ذکر کرتے تھے کہ میرے بیٹے علی گوہر کا بیٹا سخت بیماری میں مبتلا ہوا بہت سے حکیموں کا علاج کیا۔ مگر کوئی فائدہ نظر نہ آیا آخر کار حضرت سید صادق علی شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا اور علی گوہر کو آپ کی خدمت میں روانہ کیا جب علی گوہر آستانۂ عالیہ پر پہنچا تو آپ کی توجہ کا طالب ہوا۔ آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ جلد واپس لوٹو اور دیکھو مرض زائل ہوگیا ہے اور شفائے کامل حاصل ہوگئی ہے۔ پس علی گوہر کے واپس پہنچنے کے بعد بچے کی صحت اور حضرت کی دعا کے وقت کا حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ بچہ اسی وقت سے صحت یاب ہونا شروع ہوا جب آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے۔

۸۔ چودھری سردار ملاح جو آپ کے معتقدوں اور نیاز مندوں میں سے تھے۔ ذکر کرتے تھے کہ ایک روز حضرت سید صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کشتی پر سوار تھے۔ ایک زمیندار ایک تربوز لے کر آیا، میرے دل میں یہ بات آئی کہ ان تربوزوں میں سے دو تربوز مجھ

Marfat.com

کو عنایت فرمائیں تو کیا اچھا ہو اور وہ دو تربوز بھی پہلے ہی میں نے اپنی نظر میں جانچ لئے تھے۔ جب کشتی کنارے پر پہنچی تو وہی دو تربوز جو میں نے اپنے لئے جانچے تھے آپ نے مجھ کو عطا فرمائے۔

۹۔ ملاح موصوف یہ بھی ذکر کرتے تھے کہ ایک روز حضرت سید صادق علی شاہ صاحب حضرت شاہ حسین کے خلیفہ حضرت شاہ بڈھن شاہ کلانوری کے ہاں تشریف رکھتے تھے طالبان طریقت اردگرد جمع تھے اور آپ سب کی طرف باری باری توجہ فرماتے جاتے تھے اسی دوران باتیں کرتے ہوتے آپ کی زبان پر گوشت کا ذکر آیا بعض ارادتمندوں نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ کی طبیعت گوشت کھانے کو چاہ رہی ہے۔ اس لئے کھانے میں شکار کا گوشت حاضر کیا جائے۔ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مرغابی اڑتی ہوئی آئی اور آپ کی مجلس میں گر پڑی اس کے پیچھے پیچھے شکاری بھی آ پہنچا چنانچہ اس نے مرغابی کو ذبح کر کے ہدیۃً آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

آج جبکہ ۱۲۹۳ ہجری ہے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہیں اور سالکان راہ طریقت کو مستفیض فرما رہے ہیں اور پستیوں سے نکال کر بلندیوں تک لے جا رہے ہیں۔

Marfat.com

اضافۂ مرتب

۲۲ رجب ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء کہ آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت سید میر بارک اللہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے، پھر آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد مظہر قیوم رحمۃ اللہ علیہ اوران کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت سید محفوظ حسین صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین ہوئے جو بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں اور بھلیر شریف (ضلع شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان) میں فیض رساں ہیں۔

حضرت سید صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے حضرت مولانا مفتی سید غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی عالم و فاضل اور مفتیٔ وقت تھے۔ اپنے والد ماجد سے بیعت تھے اور اجازت و خلافت بھی حاصل تھی، آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا سید منظور احمد رحمۃ اللہ علیہ متبحر عالم اور شیخ وقت تھے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان ہجرت کرنے کے بعد ساہیوال (پنجاب، پاکستان) میں مقیم ہو گئے اور یہیں وصال فرمایا۔ اب آپ کے صاحبزادگان آپ کے قائم مقام ہیں۔

Marfat.com

تفسیر صادقی

من التصنیف علامہ دوران یگانۂ زمان کاشف
حقایق قرآنی واقف دقایق کلام ربانی فرد الافراد
قطب الارشاد سید السادات جناب حضرت سید صادق علی
شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ سجادہ نشین
و خلف الصدق امام الاولیا برہان الاصفیا حضرت سید امام علی
شاہ صاحب نور اللہ مضجعہ ساکن مکان شریف از مضافات
ضلع گورداسپور ملک پنجاب

Marfat.com

یا فتاح

بسم الله الرحمن الرحیم

مخفی نماند که عبارت عالی بشارت نظم قرآن مجید که هر حرفی از و دریاے است ژرف حامل نسے جواہر شگرف متضمن انواع معانی غریب اوصاف مضامین عجیب که صاحب اندیشه پیرامون محیط خلوت سراے او نتواند گشت و ہر فکر پیشه را بیارگاه عزت او نتواند برد ابیات

قرآن که محیطے آمده پر درّ | کونین نهفته بین بهر حرفے
هر حرف از و جانِ معنی | سر منزل کاروان معنی
هر نقطه او ز راه اعجاز | صندوق هزار گوهر راز

و بموجب حدیث نبوی که للقرآن ظهرًا و بطنًا و لبطنه بطنًا الی سبعة البطن اهل ظاهر را از وی فهمی دیگر است و ارباب باطن را حظے دیگر عالی نهمتان معیار منش که از نهان خانه ضمیر ایشان دریچه بارگاه حقائق قرآنی مفتوح شده از هر آیت کریمه ~~بیه~~ بمغیبات اسرار الٰہی پے برند و به مقتضای اشارت فحوای کریمه یا ایها الذین امنوا امنوا بالله و رسوله از دولت باطن ایشان پرتوے اندازند و ارباب سلوک را بایمان حقیقے ارشاد مینمایند و ظاهر است که دعوت مومن بایمان تحصیل حاصل است پس البته سواے ایمان ظاهر ایمانی باطنی است و آن ایمان هر آئینه مراتب دارد مرتبه نخستین آن تصدیق علم وحدة الوجود است و مبداء سورة عم همانا درین باب واقع است چنانچه میفرماید

بسم الله الرحمٰن الرحیم عمّ یتسآءلون از چه چیزے پرسند یک دگر را عن النبإ العظیم از چیز بزرگ و این خبر عبارت از وحدة الوجود است بیت

که جهان نیست جز یکے موجود | کرده از صد هزار شکل نمود

یعنی جمع از مبتدیان سبیل سلوک که در سبیل سلوک طلب قدم زده اند سوال میکنند از یکدیگر

Marfat.com

از سوسوس خواه استعاذه شه روح باشد و خواه نفس و استعاذه برای آنست که بخواهد همواره مستزق گر

شهود حضور بوده روی ساحل افاقت نظر ش تبینات بر نما نامی آید و قبلانی رحیق سازمش بنده ی کثرت

و غیرت بینوشش میگردد و آنچه عالیشه صدیقه رضی الله عنها روایت نقل میکنند که از آن سرور علیه الصلوة

والسلام متوجه کرانه سر نشین محفل قدس گاه ضاطرم چرا نیند کر شعار الغیرسوی خواهم آنسرور فرموده

هذا من کمال الطمان مبادلت من همچون حال بوده است حالت شهود رسول و مرسل یا نقم بوده و در حین افادت

رسول گفتش یعنی رحمت فرموده اما چون عایشه رضی الله عنها از باب تمکین اهل کمال بوده و اقتضای وقت بود

[illegible] غایت [illegible] سوسوس دانست همانا آن سرور عالم علیه السلام

[illegible] هذا من کمال الایمان یعنی

[illegible] کمال ایمان است [illegible]

تمت بالخیر

الحمد لله والمنت که درین ایام میمنت التیام نقل تفسیر صادقی از تصنیف انیف

حضرت والا منقبت سید صادق علی شاه صاحب نور الله مرقده بحکم شاه زیجاه

عالم پناه غواص بحر حقیقت شناور دریای معرفت افضل العلماء

اکمل الکملا زبدة العارفین مولانا شاه حاجی محمد رکن الدین -

نقشبندی مجددی سودی الوری ادام الله فیوضهم بجهت

کتب خانه خاص بخط بیربط احقر الزمان حافظ

ابو سعید خان خادم آستانه بتاریخ بست و پنجم

شهر محرم الحرام سنه [illegible] ھ بروز جمعه

صورت اختتام

یافت

Marfat.com

مزار مبارک حضرت فقیہ الہند مفتی محمد مسعود شاہ محدث دہلوی درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلی

Marfat.com

Marfat.com

فقیہہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ طریقت

حضرت مولانا محمد رکن الدّین شاہ صاحب الوری

آپ سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اعاظم خلفاء میں سے تھے۔ آیات القیومیہ کے مصنف مولوی احمد علی دھرم کوٹی نے آپ کو ان القاب سے نوازا ہے۔

دراامام اہل قربت ونہایت، ہادیٔ طریق درج نہایت درہدایت، مقتدائے ارباب یقیں، مجتبائے علماء راسخین، محیّ سنن نبوی، مخبر احادیث مصطفوی، شیخنا و مولانا محمد مسعود دھلوی مداللہ ظلال افضالہ ونوالہ علی مفارق المسترشدین۔

حضرت مسعود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم و عامل اور عارف و کامل تھے کتاب وسنت کے حقائق وعلوم حل کرنے میں آپ کی شان بہت بلند تھی اور صوفیاء واولیاء کے ملفوظات کی باریکیوں کی شرح کرنے میں آپ کا رتبہ بہت ہی برتر تھا۔ آپ کو راہ ہدایت کے لئے ایسے مرشد کی تلاش ہوئی جو علم وعمل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال متابعت میں ظاہری وباطنی طور سے آراستہ وپیراستہ ہو چنانچہ اسی تلاش کے دوران جب آپ نے حضرت سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف وتوصیف سنی تو آپ خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ چونکہ آپ کی روشن پیشانی سے سچی ارادت واعتقاد کے آثار اور رشد وہدایت کے انوار ظاہر تھے بلکہ روشنی سے بھی زیادہ روشن تھے تو حضرت امام علی شاہ صاحب نے بغیر کسی توقف کے اپنے دامن سے وابستہ کر لیا اور ذکر اسم ذات کی تعلیم فرمائی یہاں تک کہ آپ کے جسم وجان اس ذکر کی لذت محسوس کرنے لگے۔ حضرت امام علی شاہ صاحب نے مختلف قسم کے الطاف وعنایات سے آپ کو ممتاز فرمایا۔ حضرت امام علی شاہ صاحب کی خانقاہ میں جتنے بھی سالکان طریقت آئے ان

Marfat.com

کے مقابلے میں آپ میں خاکساری و عاجزی، اخلاص و ادب اور خدمت گذاری کا جو جذبہ دیکھنے میں آیا ایسا کسی میں نہ دیکھا۔ اسی عاجزی و انکساری سے حضرت امام علی شاہ صاحب کی ظاہری توجہ اس قدر آپ کی طرف تھی کہ دوسرے کسی مرید کی طرف نہ تھی۔ آپ کے رتبے کی انتہا کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ سات ماہ کے اندر اندر سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ کی سعادت اور فنا و بقا کی دولت سے بہرہ یاب ہو گئے اور آپ کو تعلیم طریقت اور خلافت سے نواز کر طالبان حقیقت کی تربیت و ہدایت کے لئے دھلی رخصت فرمایا اور یہ خلافت نامہ عنایت فرمایا۔

خلافت نامہ فقیہہ الہند حضرت مسعود شاہ محدث دہلویؒ

از

قطب عالم حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ۔

امابعد۔ بر ضمائر صفوت نظائر ارباب علم و عرفان مکشوف و مبرہن بادکہ جامع فضائل عقلی و نقلی مولوی محمد مسعود دہلوی زاد اللہ انوار قلبہ ہر گاہ کہ بداعیہ سلوک طریق اہل اللہ داخل طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہا الیہا گردیدہ بورزش ماموره مشغول ورزیدہ درمبادیٔ احوال عنائت ازلی متکفل حال او گشت و نسبت جذبہ ویرا دریافت وانوار و اسرار ہر لطیفہ از لطائف پنج گانہ بر دلش تافت از سیر در اصول آں ہا در تجلیات آثاری وافعالی وصفاتی مستہلک گردید تا آنکہ بقوت امداد جذبات بساط نفی و دائرۂ امکانی راکہ عبارت از سیر الی اللہ است طے کردہ از معارج قلبی و مدارج روحی بعالم کشف و عیاں رسیدہ و بمشاہدہ انوار حقائق فنا، معائنہ اسرار و دقائق بقا در مقام سیر فی اللہ پیوست۔

Marfat.com

چناں کہ از اتصاف بصفات ربوبیت، بسنن سرمدیت و مظہریت وکلیت از عود بصفات بشریت ایمن شد، سریان این نسبت در روحانیہ از اوصاف طبیعت، برآوردہ فانی مطلق ساختہ، وایں فنا محض موہبت است در رجوع از موہبت لا یلیق بحنانت قدسہ تعالے پس بدریافت تمکین او در مقام تکمیل اورا اجازت کردہ تا طالبان را بحق بجناب دعوت نماید وبہ تربیت مستعدان پردازد چوں طریق ارشاد و مقامات بنظ عیاں دید بجذبۃ البرکت تصرف او بمرتبہ رسیدہ کہ مداواے علیلان بستر غفلت تواند کردن، طریق طالبان آنکہ اورا درکمالات مرقومہ واثق دانستہ صحبت کثیر البرکت اورا مغتنم انگارند کہ بواسطہ صحبت آثار تصرفات الٰہی واسرار جذبات نامتناہی در بواطن خود ہا یافتہ در احدیت مستہلک و متلاشی خواہند بود وصیت کردہ شد بتمسک کتاب وسنت وعمل بعزیمت واجتناب از بدعت والتزام ورع وتقویٰ واحتراز از صحبت اغنیاء، امیدوارے از کرم او سبحانہٗ آں کہ اورا بواسطہ احیاء سنن رسول انس وجاں وذریعہ ابقائے نسبت حضرت خواجگان عالی شان گرداناد بحرمت کمال اولیائے من الابدال والاوتاد۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔

آج جب کہ ۱۲۹۲ ہجری ہے آپ دہلی میں جو اکابرِ اولیاء کا قدیم وطن ہے حضرت امام علی شاہ صاحب کے ارشاد کے مطابق طالبوں کی تربیت وہدایت میں مصروف ہیں آپ کے فیض رسانی کے انوار اور فائدہ رسانی کے برکات دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اور آپ کی ذات سے بہت سے لوگ ہدایت وتربیت پا رہے ہیں اور سالکان طریقت کی دوسری جماعت علوم دینی سے بہرہ ور ہو رہی ہے اور سالکان طریقت کی دوسری جماعت آپ کی برکتوں سے بہرہ ور ہو رہی ہے آپ کی ذات وبابرکت سے بہت سے خلفاء صاحب وقت صاحب حال بن گئے۔

حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری وباطنی توجہ جو آپ کی طرف

Marfat.com

تھی وہ کسی مرید وخلیفہ کی طرف نہ تھی آپ کے رتبے کی بلندی کا اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت جس انداز سے آپ کی طرف مبذول تھی۔ دوسروں کو دیکھ دیکھ کر اس پر رشک آتا تھا۔ حضرت مسعود شاہ رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات مجلس شریف میں حاضر رہتے جب آپ مجلس میں ہوتے تو حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عجیب عجیب نکات وکلمات بیان فرماتے۔ ایک روز اہل محفل میں سے کسی کے دل میں یہ بات آئی کہ جب حضرت مسعود شاہ صاحب مجلس میں ہوتے تو حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی ذوق وشوق سے معارف بلند بیان فرماتے ہیں اور دوسرے کسی وقت ایسے معارف بیان نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا:۔

"غالباً معارف وحقائق کے بیان کرنے میں خود سامع کی برکت بھی شامل حال ہوتی ہے۔"

(ص ۳۷۷)

Marfat.com

اضافہ مرتب

حضرت فقیہہ الہند مفتی محمد مسعود شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد جامع فتح پوری، دھلی میں ایک عرصے تک امامت وخطابت، درس وتدریس، رشد و ہدایت اور فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دیئے۔ ۱۰ ر رجب المرجب ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء کو دہلی میں آپ کا وصال ہوا اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ کی درگاہ میں مدفون ہوئے — آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر حضرت مولانا احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے، پھر آپ کی وفات کے بعد حضرت فقیہہ الہند کے پوتے حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ (ابن حضرت مولانا محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ) سجادہ نشین ہوئے — آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت علامہ مفتی محمد مشرف احمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے اور ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا حافظ قاری محمد آصف جاہ سلمہ اللہ تعالیٰ قائمقام ہوئے لیکن حضرت مفتی اعظم کی مسند پر اس وقت آپ کے پوتے مولانا حافظ قاری مفتی محمد مکرم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ (ابن حضرت مولانا حافظ قاری محمد احمد رحمۃ اللہ علیہ) رونق افروز ہیں۔ آپ حضرت مفتی اعظم سے بیعت ہیں، ہر چہار سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل ہے۔ امامت وخطابت رشد وہدایت اور فتوی نویسی کے فرائض آپ ہی انجام دے رہے ہیں۔

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے فرزند اکبر حضرت علامہ قاری حافظ مفتی محمد مظفر احمد ۱۹۴۷ء میں پاکستان آکر کراچی میں مقیم ہو گئے تھے۔ آپ متبحر عالم دفقی تھے، حضرت مولانا محمد رکن الدین شاہ الوری علیہ الرحمہ سے بیعت تھے۔ خلافت واجازت حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ

Marfat.com

اور حضرت علامہ مفتی محمد محمود الوری دامت برکاتہم العالیہ سے حاصل تھی۔ اب آپ کے صاجزادگان آپ کی یادگار ہیں۔ خصوصًا جناب حافظ قاری محمد ظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جو آپ کے قائمقام اور جانشین ہیں۔

حضرت مفتی اعظم کے سب سے چھوٹے صاجزادے مولانا ڈاکٹر محمد سعید احمد سلمہ اللہ تعالیٰ درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین اور مسجد شریف کے خطیب ہیں۔ یہ سعادت بھی اس خاندان کے حصے میں آئی۔

Marfat.com

فتویٰ در سماع موتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

چه می‌فرمایند ائمهٔ دین که موتی مسلم در قبر خود قدرت سماعت دارند یا نه — و بر قبر شان السلام علیکم گفتن باید یا نه — و خواص و عوام
از ارواح اولیاء کرام مستفیض می‌شوند یا نه — و بر قبور اوشان چه باید کرد — و بر قبور عامهٔ مؤمنین چه باید کرد بینوا بالدلیل توجروا من رب الجلیل

الجواب

بعونه تعالیٰ بعد حمد و صلوٰة مسکین فقیر محمد مسعود نقشبندی دہلوی گوید که سماع موتی ~~[illegible]~~ او تعالیٰ هرگاه که خواهد قدرت سماع دهد حق است
لا ریب فیه کما یدل علیه الاحادیث عن ابی طلحة ان النبی صلی الله علیه وسلم امر براحلته فشد علیها رحلها ثم مشی واتبعه اصحابه حتی قام
علی شفة الرکی فجعل یناديهم باسمائهم و اسماء آبائهم یا فلان بن فلان یا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم الله و رسوله فانا
قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر یا رسول الله ما تکلم من اجساد لا ارواح لها قال النبی صلی الله علیه وسلم
والذی نفس محمد بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم و فی روایة ما انتم باسمع منهم ولکن لا یجیبون متفق علیه پس ازین حدیث متفق علیه
ثابت گردیده که اموات می‌شنوند بهمانکه قاضی عیاض گفته و اختیار نموده و امام النووی شارح مسلم قال القاضی یحمل سماعهم

عکس از فتاویٰ مسعودی رسالہ سماع موتی کا پہلا صفحہ

Marfat.com

ابن جبیر حرجنا حجاجا مع عمر بن الخطاب فی رکب فیہم ابوعبیدہ بن الجراح وعبدالرحمن بن عوف فقال القوم غننا من
شعر ضرار فقال عمر دعوا اباعبداللہ فلیغن من بنیات فؤادہ یعنی من شعرہ قال فمازلت اغنیہم حتی کان السحر فقال عمر
ارفع لسانک فقد اسحرنا انتہی و در ہمین ازالۃ الخفا نقلاً از روضۃ الاحباب نوشتہ است بروایت جابر بن عبداللہ وحال
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشعار شنیدن و گریہ کردن و رقت نمودن حضرت عمرؓ کہ امیر المومنین عمرؓ شبی گذر کرد بخیمہ از انجا صدائے
حزین می آمد اشعار علی محمد صلوٰۃ اللہ الابرار ۔ صلی علیہ المصطفون الاخیار ۔ قد کنت قواما البکاء بالاسحار ۔ یا لیت شعری والمنایا اطوار
ہل یجمعنی وحبی الدار ۔ گریہ بر امیر المومنین غلبہ کرد بآواز بلند بگریست و مکرر از گویندہ آنرا طلب کرد و بکرار رقت نمود باز گفت
عمرؓ درین ابیات درج نما وعمر فاغفر لہ یا غفار ۔ پس خلاصہ مرام آنکہ فی زماننا کہ متصوفہ غنا با مزامیر و رقص و سرود میکنند
وسماع منعقد میکنند جائز است لاریب فیہ کما فی العالمگیریۃ سئل الحلوائی عن السماع والقول والرقص الذی یفعلہ المتصوفۃ
فی زماننا حرام لایجوز القصد الیہ والجلوس علیہ وہو الغناء والمزامیر وجوز اہل التصوف واحتجوا بفعل المشائخ من قبلہم قال
ان ما فعلوہ غیر ما یفعلہ ہؤلاء فان فی زمانہم ربما ینشد واحد شعرا فیہ معنی یوافق احوالہم فیوافقہ ومن کان لہ قلب رقیق اذا سمع
کلمۃ توافقہ علی امر ہو فیہ ربما یغشی علی عقلہ فیقوم من غیر اختیار ویخرج حرکات منہ من غیر اختیارہ وذلک مما لا یستبعد ان یکون
جائزا مما لا یؤخذ بہ ولا یظن المشائخ انہم فعلوا مثل ما یفعل اہل زماننا من اہل الفسق والمباحین والذین لا علم لہم باحکام الشرع
وانما یتمسک بافعال اہل الدین کذا فی جواہر الفتاوی ہذا ما علمنی ربی وعلم الصواب عند ربی وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وسلم وصحبہ
بتاریخ ہشتم ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ یوم پنجشنبہ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۳ء بمقام ہردوئی اختتام یافت کتبہ اضعف العباد محمد مسعود عفی عنہ
غرض نقشیست کز ما یاد ماند ۔ کہ ہستی را نمی بینم بقائے ۔ مگر صاحبدلے روزے برحمت ۔ کند در کار این مسکین دعائے

عکس از فتاوی مسعودی رسالہ سماع وغنا کا آخری صفحہ

Marfat.com

اختتامیہ

پیشِ نظر کتاب، آیات الفیومیہ (مصنفہ مولانا احمد علی دھرم کوٹی) کے بعض حصوں کا اردو ترجمہ اور خلاصہ ہے۔ یہ کتاب عجلت میں مرتب کی گئی۔ عجلت کی وجہ سے ضروری حواشی کا بھی اضافہ نہ کیا جاسکا اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ ایسے مآخذ کی نشاندہی کر دی جائے جن کے مطالعہ سے قارئین کرام کو مندرجہ ذیل حضرات اہل اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے تفصیلی حالات معلوم ہو جائیں:۔

☆ ——— حضرت سید امام علی شاہ

☆ ——— حضرت سید صادق علی شاہ

☆ ——— حضرت مفتی محمد مسعود شاہ

☆ ——— حضرت بابا امیر الدین

☆ ——— حضرت مولانا محمد رکن الدین شاہ الوری

☆ ——— حضرت شیر محمد شرقپوری

☆ ——— حضرت مفتی اعظم محمد مظہر اللہ شاہ دہلوی

Marfat.com

مآخذ

۱۔ احمد علی دھرم کوٹی، مولانا: آیات القیومیہ (مخزونہ خانقاہ عالیہ، بھلیر شریف، پنجاب، پاکستان)

۲۔ سردار علی احمد خان: حضرات نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء (انگریزی)

۳۔ غلام سرور لاہوری، مفتی: حدیقۃ الاولیاء مطبوعہ لاہور

۴۔ قائم الدین قانونگو: ذکر مبارک، حصہ اوّل، مطبوعہ لاہور

۵۔ محمد اشرف مجددی، مولانا: ذکر مبارک، حصہ دوم، مطبوعہ لاہور

۶۔ محمد امین شرقپوری: اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور

۷۔ محمد محمود شاہ الوری، مفتی: مصباح السالکین، مطبوعہ دہلی ۱۹۳۶ء

۸۔ محمد زبیر، ابوالخیر: بزم جاناں، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء

۹۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر: تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

۱۰۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر: مکاتیب مظہری، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

۱۱۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر: حیات مظہری، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء

۱۲۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر: فتاویٰ مسعودی، (زیر طبع)

۱۳۔ محمد ہدایت علی نقشبندی: معیار السلوک، مطبوعہ کراچی

۱۴۔ محمود شاہ الوری، سید: حیات ارشاد، مطبوعہ دھلی

۱۵۔ محمد ظفر اللہ خان: تذکرہ بے مثل راجگان راجور، قلمی

۱۶۔ محمد ظفر اللہ خان: شجرہ انساب پیران طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ، مطبوعہ مطبع سکندری، ۱۲۷۶ھ / ۱۸۵۹ء

Marfat.com

غزل حضرت شاہ حسین سرمست

شیخ طریقت

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

بہر سوئے کہ رو آرم جمال یار می بینم بہر طرزے کہ اندیشم رخ دلدار می بینم
زعکس عارض شمس چناں جلوہ نمایاں شد ہزاراں نازنین، گل رو، پری رخسار می بینم
بچمنستان و گلشنہا ز حسن گل عذار او چہ سرو و لالہ و سنبل بنفشہ زار می بینم
چو ذوق او بدل رفتہ ہمہ عالم برقص آید چہ مرغ و مور ماہی ہا در و دیوار می بینم!
ہزارانہا چو مجنوں شد ز عشق لیلیٰ رویش جہاں شد مست و مدہوشے عجب اسرار می بینم
چشیدم جرعہ وحدت ز نرگس چشم مست او ز ساغر چشم مخمورش جہاں خمار می بینم
ز برق آتش عشقش درون جگر مشتاقاں شدہ صد شعلہا بالا چوں گلنار می بینم
ز حسن قدس ابرویش ہلال عید تاباں شد ز دور چشمش آہو ہا ہمہ سرشار می بینم

بذوق دل غزل گفتن بود کار تو اے سرمست
زبان دُرفشاں تو چہ گوہربار می بینم

(آیات القیومیہ، ص ۱۹۸)

Marfat.com

رب یسر و تمم بالخیر بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد والثناء الجمیل لله الحی القیوم الذی بعث الانبیاء لارشاد الخلایق واطلعهم علی اسرار المکنون والحقایق واظهر علی ایدیهم آیات الله الدالة علی قیومیته ومعرفة الجلیل فسبحان من لم یجعل للخلق الیه الا بالعجز عن معرفة الجلیل نظم

آن نگارنده صحایف غیب ٭ نامش آغاز نامه لاریب ٭ آن گشاینده خزاین جود ٭ وان نماینده ره مقصود ٭ پاک ز آغاز و برتر از انجام ٭ ملک ذو الجلال والاکرام ٭ صحف هستیش عیان هر سو ٭ آیت لا اله الا هو ٭ عقل کل در رهش سر بر پای

وحده لا شریک له گویان و الصلوة التام والسلام الکمل علی سید النبیل وحبیب الجلیل مرکز دایرة الاجمال ومحور محیط التفصیل ذو السبع المثانی صاحب مفاتح الثوانی حامل لواء الغراء الا علی واقف اسرار قاب قوسین

او ادنی سیدنا ومولینا محمد المصطفی المخبر فی التوریة والانجیل الذی خصه الله بالوحی والتنزیل وجعل علماء امته کانبیاء بنی اسرائیل نظم قائد الحق بالهدی والعون ٭ شاه لولاک خلقت کون ٭ نقد یثرب سلالهٔ بطحی

امی لوح خوان ما اوحی ٭ لوح تعلیم ناگرفته ببر ٭ هم ز اسرار لوح داده خبر ٭ قلم نابودش اندر انگشت ٭ زان نیامد نقش سودش از قلم انگشت ٭ وعلی آله القایمین عنه فی مقام ارواحه صاحب الارشاد والتکمیل وصحبه التابعین متابعی فی

اقواله وافعاله واحبابه الاجلال والتبجیل وعلی من اتبعهم وتبع تابعهم رضوان الله تعالی علیهم اجمعین فی کل

البکرة والاصیل اما بعد کترین معتقدان الطاف ایزدی خاکپای درویشان بن ولیم مشهدی محمد دی عفا الله عنه

صفحه آخر از رسالة القدسیة نسخه ...

الحمد لله والمنة که این مجموعهٔ شریف مسمی بکتاب آیات القیومیه از [illegible] ضمیمه حضرت سرور انبیا صلی الله علیه وسلم [illegible] اولیا

در سال یکهزار و صد و نود [illegible] هجری باتمام رسید و مقصود دل باختتام انجامید.

هرچند که جمع این آیات صحیفهٔ اسرار که هر یک گوهریست نایاب و دریست ناسفته و جواهریست از مشکوة نبوت

و مهر ولایت [illegible] از دیده و لایت کاردانی کمتر قلیل البضاعت و علیل الاستطاعت نبود لیکن ببرکت ذکر اخلاق

و بیان مقامات و احوال کرام نورانی که بقدم صدق راه بادیهٔ طلب را سپرده اند و در طلب قرب حضرت عزت

روزگار جوانی بکامرانی در باخته اند دل بکعبهٔ مطلوب برده اند این دولت سنی و نعمت بهی حاصل شد امید که ببرکت [illegible]

این آیات قیومیت ابوالبرکات قیوم العالم حضرت خواجه دام جلاله کرند [illegible] صدور یافته بر باطن اسرار [illegible]

اسرار ربیت مکشوف گردد چون این گنهگار [illegible] نشان روزگار بجز محبت سرور دین و دنیا و مودت طایفهٔ عالیه

سالکان طریق نقشبندیه [illegible] هیچ وسیلتی ندارد دست صدق و ارادت بدامان مرحمت توامان حضرات

خواجگان عالیشان نقشبندیه مجددیه قدس الله اسرارهم زده چندین اوقات خود را [illegible] پرورده و از حجاب

غفلت برداشته جهات تصنیف نسخت از اصل تا فرع صرف نموده کتاب آیات القیومیه جمع نموده برین امید تا شاید بمصداق المرء مع من احب الله تعالی

فردا در زمرهٔ دوستان و محبان محشور گرداند بلطف عمیم خویش و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی الله تعالی

علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین تسلیما کثیرا کثیرا.

[illegible] آیات القیومیه [illegible]

Marfat.com

مؤلف کی دیگر کتب

۱- حیدر آباد کی معاشی تاریخ — ترجمہ اردو
۲- تمدن ہند پر اسلامی اثرات — 〃
۳- شاہ محمد غوث گوالیاری — تالیف
۴- دائمی تقویم (برائے کراچی) — ترتیب و تحشیہ
۵- مظہر اخلاق — 〃
۶- ارکان دین — 〃
۷- مکاتیب مظہری — 〃
۸- مواعظ مظہری — 〃
۹- فتاویٰ مظہری — 〃
۱۰- تذکرہ مظہر مسعود — تالیف
۱۱- فاضل بریلوی اور ترک موالات — 〃
۱۲- فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں — 〃
۱۳- مظہر العقائد — 〃
۱۴- کلام الامام — 〃
۱۵- اکرام امام احمد رضا — تالیف
۱۶- یادگار حسنین — 〃
۱۷- حیات مظہری — تصنیف
۱۸- عاشق رسول — 〃
۱۹- عبقری الشرق
۲۰- عاشق رسول — تصنیف
۲۱- حیات فاضل بریلوی — 〃
۲۲- شاعر محبت — 〃
۲۳- تحریک آزادئ ہند اور السواد الاعظم — 〃
۲۴- محبت کی نشانی — 〃
۲۵- حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال — 〃
۲۶- گناہ بے گناہی — 〃
۲۷- امام اہل سنت — 〃
۲۸- حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی — 〃
۲۹- احمد رضا خان بریلوی — 〃
۳۰- دائرہ معارف امام احمد رضا — تصنیف
۳۱- امام احمد رضا اور عالم اسلام — 〃
۳۲- فتاویٰ مسعودی — ترتیب تحشیہ
۳۳- نور و نار — تصنیف
۳۴- کتاب التوحید — 〃
۳۵- اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر — 〃
۳۶- حیات امام احمد رضا — زیر تدوین
۳۷- سیرت حضرت مجدد الف ثانی — تالیف
۳۸- موج خیال — تصنیف

مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ، سیالکوٹ

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

اور

ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم اے ؛ پی ایچ ڈی

اسلامی کتب خانہ

اقبال روڈ ○ سیالکوٹ

Marfat.com

1–DMA SERIES K753 SHEET 6345 I

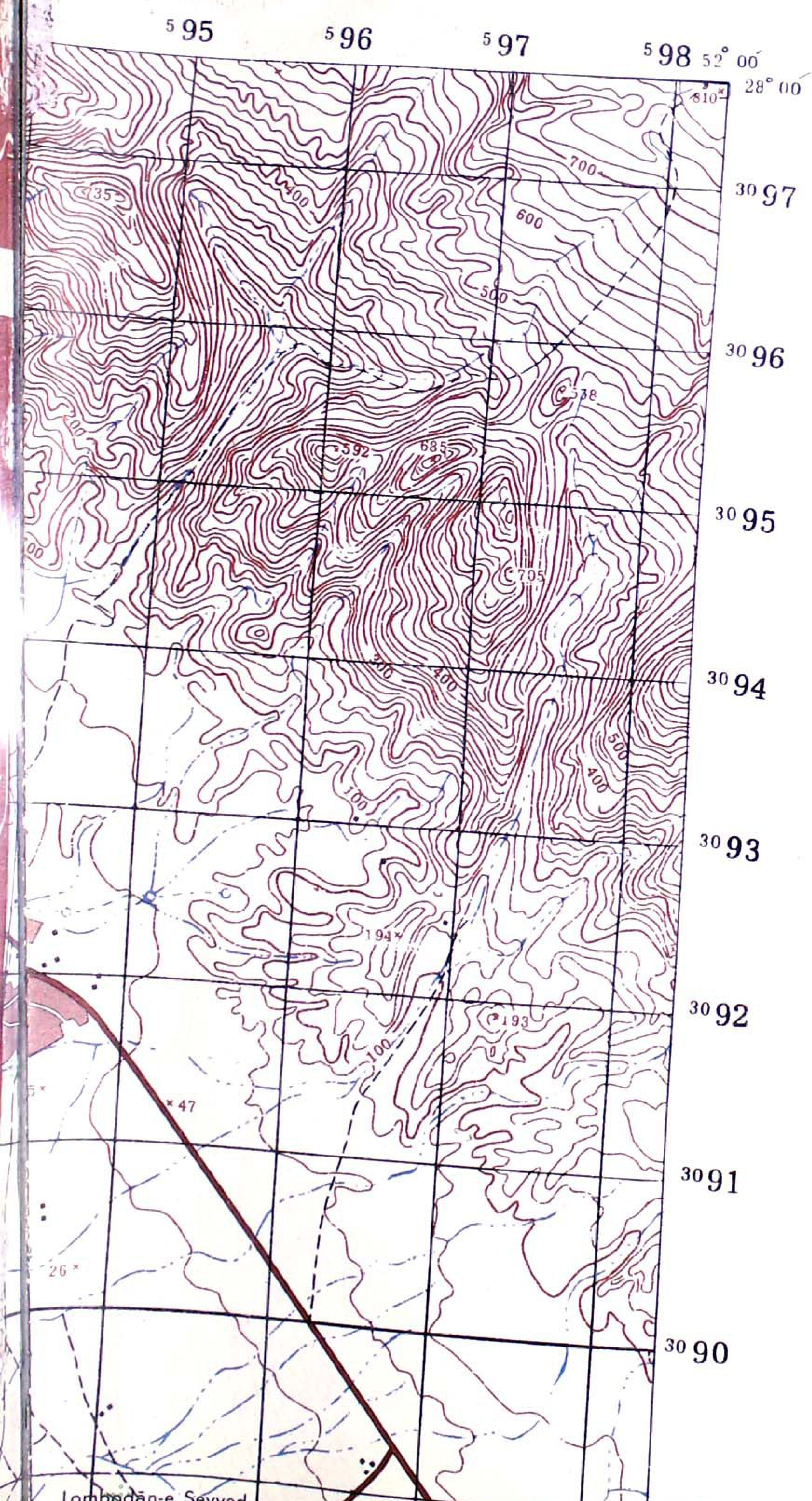

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com